

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل في كتابه من الآيات ما لا يحصى في كتاب غيره



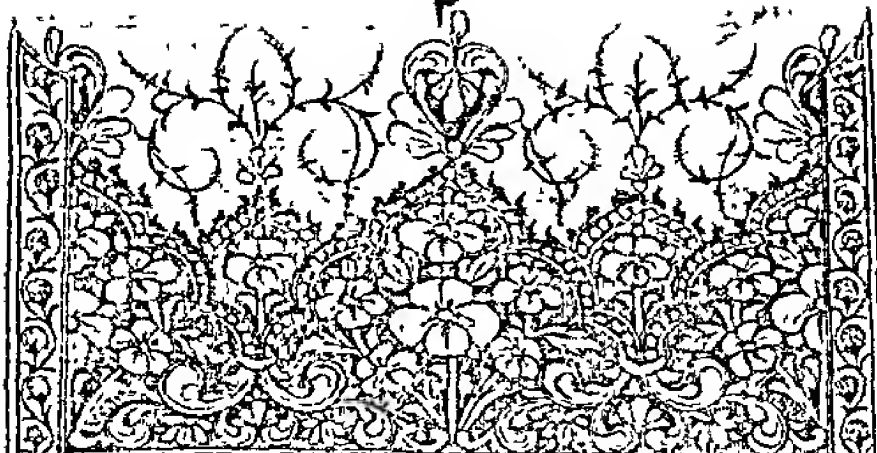
از تصانیف عالم باطن فاضل الملک شهنشاه نادر دیرین و مؤلف محمد علی مغفور

مطبع در معراج محمد صادق

# فہرست اقسام و فصول کتاب حقیقت الاسلام و بقیہ ہندو مت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	دیباچہ تہذیب کتاب	۲۴	سوال قطع چہرہ کا
۴	دیباچہ مصنف کتاب	۲۵	جواب مسئلہ رحم کرنا و ممانعت قطع رحم و خدا
۵	قسم پہلی حقوق اللہ تعالیٰ کا بیان	۲۶	فائدہ مسئلہ رحم کا بیان
۸	فصل حق اللہ تعالیٰ ہی پران لانا	۲۷	فصل حق بیرون اور اوستادوں کے
۹	فصل حقوق اللہ ہی پران لانا ذات	۲۸	سوال اولاد و سادات و بزرگ کا
۱۱	فصل حقوق اللہ ہی پران لانا	۲۹	جواب نفیحت کرنا
۱۲	قسم دوم حقوق العباد میں	۲۹	فصل حق والی کا
۱۵	فصل حقوق مان باپ کے	۲۹	قسم تیسرے حق بادشاہ اور دیگر رعیت پر
۲۰	فصل حقوق دوستوں باپ کے	۳۰	فصل اللہ تعالیٰ و شاہ و عالم و اہل تشکر کے رعیت کو
۲۱	فصل حقوق اقرباء و صلہ رحم کا بیان	۳۲	فصل حق مین و باقیوں کے
۲۳	فصل حقوق بھائیوں اور صلہ رحم و عذاب قطع رحم کا بیان	۳۳	فصل حق خاوند کا جو رو بہ

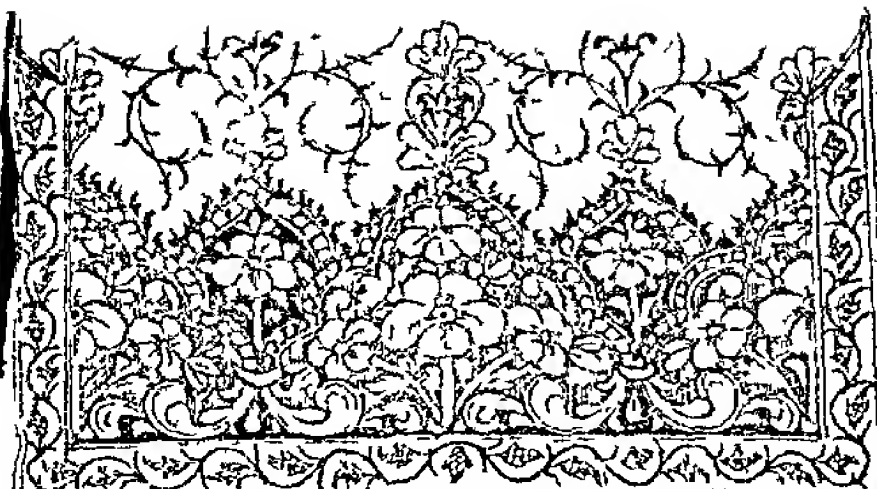
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴	فصل حق میان کا غلام پر	۶۶	جواب اسلام بشرط ہی
۳۵	قسمت چوتھی حقوق العبادی حق رعیت کا	۶۵	قسمت تیسری حقوق جو کہ بندہ آزاد پر لازم کرے
۳۶	فصل حق رعیت کا بادشاہ پر	۷۷	فصل حق استدعا کا کہ سبب اجنبی کا مال
۳۸	فصل حق مین قاضی کے	۶۶	فصل بیع حق اللہ کے سبب کا امر
۳۹	فصل حق مین عورت کے خاوند پر	۷۷	فصل بیع حق اللہ کے سبب کا حصہ
۴۰	فصل بیع حق شفقت کے فرزند پر	۶۶	فصل بیع حق العباد کے کہ سبب کا مال
۴۱	فصل حق مین ملوک کوں کے مالک پر	۶۸	فائدہ تاکید ادا ای قرض
۴۲	فصل ملوک کا نور و ن کی بیان مین	۷۰	فصل اگر کوئی ارادہ قرض اور نیک کرے
۴۵	قسمت چوتھیں حق ہمالیہ ہم صحبت ہم	۷۱	فصل حقوق العباد کہ سبب کا گناہ
۵۰	قسمت پنجمین حق عامہ موشین کا بیان	۷۲	فائدہ ظلم جیسے مسلمانان حرام ذی ہر
۶۰	فائدہ حق نینے بہائی بندی کا	۸۳	تذریل بیع خوبی خلق اور زہی کے
۶۱	سوال حق نینے بہائی بندی کا	۸۴	خاتمہ کتاب



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الملك العزيز العليم والصلاة والسلام على سوله محمد  
 سيد الانام وعلى اله العظام واحسانه الكرام الذين فازوا  
 بحقيقة الاسلام وانح هو كه رساله حقيقة الاسلام تصنيف فاضل  
 عالم باعمل فقيه عرفان پناه حقائق آگاه حضرت قاضی سنار اللہانی تہی  
 کا زبان فارسی میں نہایت عمدہ تھا اوس میں حق تعالیٰ کی حقوق جو  
 بندوں پر ہیں اور بندوں کے حقوق جو آپس میں ایک کے دوسرے  
 میں بخوبی تحریر تھی پس جناب مولوی محمد علی صاحب ساکن مدینہ  
 پر گئے بلج آباد علاقہ کو لکھنؤ میں بنظر نفع عام واقادہ تمام اردو زبان میں  
 اوسکا ترجمہ کیا کہ ہر شخص اردو وخوان بھی اوسکو پڑھ کر حق اللہ اور

حق الصیاد سے واقف ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راہ  
 نجات اپنی آنکھ سے دیکھ لے پھر رسالہ مسطور کو بامید  
 طبع مولوی صاحب بوصوف نے بحضور فیض مہمور عالم علو مین  
 حامی مروج احکام شرع ستین محراب اہل الدین الدولہ وزیر الملک  
 نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ و ام اقبالہ والی ریاست  
 صحرا آباد عرف ٹوٹکا کے پیشکش کیا اوس پر جناب مدوح نے پندیرہ  
 غور و تمق نظر فرمائی بعض مقامات ایسے نظر آئے کہ غالباً جو  
 غلطی کا تبیین یا تصحیف ناقصین کے قاعدہ اصول و فقہ سے  
 مطابق نہیں ہوتے تھے اوتھیں نواب صاحب مدوح نے  
 بدل توجہ فرمائی اور جس کتاب سے قاضی صاحب علیہ الرحمہ  
 نے حوالہ دیکر لکھا تھا اوس کتاب سے مطابق کر کے  
 اودن مقامات کی تصحیح کر دی اور ترجمہ بالیضاح مطلب  
 مطابق قاعدہ اصول و فقہ کے درست کیا اور ایک فصل  
 بخائیوں کے حقوق میں اپنی طرف سے زیادہ فرائی  
 نفع امداد المصنف والترجمہ والمصحح و جمیع المسلمین  
 بحر مہربانیہ والہ واصحابہ اجمعین



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْخَيْرُ الرَّحِيمُ مَا لَيْسَ يَوْمَ الدِّينِ  
 وَالْعِبَادَةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ خَلِيقِ  
 خَلْقِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ سُورَةُ الدِّينِ وَجُجُومِ  
 الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ بِعَنِّي سَبْعُ تَعْرِيفَاتٍ فَدَاكُوهِي جَوْنِي وَرُوكَاةَ الْمَوَكَا  
 تِي خَشْتِي وَالْأَمْرِيَانِ مَالِكِ رُوزِ جَزَائِي قِيَاسَتِ كَاوَرُودِ دَاوُدِ سَلَامِ اَوْرُ  
 سِرْدَارِ سَغِيرِ وَنِ اَوْرُ پَشُو اَوْرُ مِزْكَارِ وَنِ اَوْرُ بَهِتَرِ نِ خَلْقِ خُدَا كِي بِی اَوْرُ  
 اَوْرُ پَرِ اَوْرُ اَصْحَابِ اَوْرُ سِی كِي جَو چَرَاغِ دِینِ كِي اَوْرُ سَاہِی رَاہِ سَنَمِ  
 ہِیْنِ جَاں تُو بَہتِ نِی كِجَتِ كَرِ سِی تَحْكُو اللہ تَعَالٰی دُو نُوں جہانِ مِ  
 كِ اِسْلَامِ كَامِلِ مِرَاوِ اَوْرِ سِی كِ تَشْكُو كُو كُلِّ ذِی حَقِّ حَقُّهُ بِعَنِّي

ہر ایک حقدار کا حق پورا پورا ادا کری تو مہیصور اور بی فتنہ قسمی  
 حقون کی حق اللہ تعالیٰ کا ہی پہلی حق اللہ تعالیٰ کا ادا کری تو کلمہ  
 وجود اور تواجد وجود کی جو کچھ ہیں سب شیش اس کی ہی کوئی شریک  
 اور سکا نہیں ہی جو دم کہ اندر جاتا ہی مددگار زندگی کا ہی اور جو باہر آتا  
 خوش کر نیوالا طبیعت کا ہی سو ہر ایک مہین و نشتین موجود ہیں اور  
 ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی طبیعت ہی نہیں دست و زبان  
 مین ایک سا کی طاقت ذرا بہ شکر نعمت سی جو ہو اور سکی کوئی عمدہ برآہ  
 پہر جو توفیق شکر کسی نعمت کی نعمتوں سی پاوی تو زبان سی خواہست  
 پایا دل سی عنایات اس کی سی ہی اور توفیق شکر کی ہی عنایات اس کی  
 سی ہی سو در بیان ہر شکر کی کتنی شکر واجب ہوتی ہیں تو باہر آنا عمدہ  
 شکر اس تعالیٰ شانہ کی سی محال ہی اور لازم ہونا تسلسل کا فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نِیْ وَ اِنْ نَعْلَمُ وَ اِنْ نَعْلَمُ اللّٰہُ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ اَنْتَ اللّٰہُ لَنْفُوْذُ دَجَلِہٖ یَعْنِیْ اِگر کوئی  
 نعمتیں اللہ کی تائید و اعانتہ کر سکو گی انکا بیشک اللہ تعالیٰ بخشنی والا ہر  
 ای بہ لفظ کلمہ غفور رحیم مین اشارہ ہی یہ کہ اللہ تعالیٰ فی ساتھ فضل اور  
 رحمت اپنی کی تکلیف مالا یتاق نہیں دی اور ادا کرنا حق شکر کا بخشید یا  
 اور معاف کیا اور موافق سمائی ہر سیکلی شکر واجب کیا جسنی بقدر  
 طاقت بشری کی ادائی شکر مین اس کی کوشش کی اور سکو سا بفضل

شکر  
 شکر  
 شکر

شکر  
 شکر  
 شکر

اور رحمت اپنی کی ساتھ صیغہ مبالغہ کی شکوہ فرمایا یعنی بڑا شکر گزار  
 چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی حق میں فرمایا اِنَّكَ كَانَتْ عِبْدًا  
 شَاكِرًا یعنی تہا نوح بندہ بڑا شکر گزار اور جو کوئی ہو سکتی ہوئی  
 اسکی شکر گزاری میں کوتاہی کمری وہ بڑا ظالم اور ناشکر نعمت کا  
 ہو وی کہیج شکر نعمتون بی انتہا ایسی نعم کی ادنی شکر سی یعنی تقدیر  
 سی تفصیر کی فرمایا اللہ تعالیٰ نِی وَ اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا  
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفًا یعنی اگر گنوتم نعمتیں اللہ کی تو نہ سکوگی  
 احاطہ کرنا انکا بیشک انسان یعنی اکثر انکی سخت ظالم اور بڑی ناشکر ہیں  
 اسکی نعمتون کی سوتہوڑا سا شکر جو بندوں سی مطلوب ہی وہ یہ ہی کہ  
 اوس سبحانہ تعالیٰ کو ساتھ صفتون کمال اسکی کی موافق نفس الامر بقدر  
 طاقت بشری کی پہچانین اور اعتقاد و ن اور خلقون اور عملون سی  
 جو کچہ مرضیات اسکی ہی سچا لادین جو کچہ کہ اوپر دہ بندوں کی انہیں  
 سی واجب کیا ہی اسکو ساتھ صفات کمال کی ادا کرین اور مکر وہا  
 اور زیات جناب اسکی سی پر ہیز کرین اور اسکی رضامندی کو اپنی نفس  
 کی رضامندی پہلو و تمام مخلوق کی رضامندی پر مقدم کہین تو بیچ و  
 سبب نفس مَّا قَدْ مَتَّ وَ اَمْرٌ ج کی شرمندہ نہون یعنی نفس کہیں  
 روز قیامت کی جانے گا کہ میں فی کس چیز کو مقدم رکھتا تھا اور کس چیز کو



مؤخر کیا تھا اپنی نفس کی رضا کو خدا کی رضا سمجھ کر پھر خدا کی رضا  
 کو اپنی نفس کی رضا سمجھ کر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فی قل ان کان اباءکم  
 و ابناؤکم و اخوتکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموالکم اقترفتو  
 و تجارتکم ففقدتم کما دناکم و مساکین ترفعون و ما احب الیکم من اللہ  
 و رسوله و جہاد فی سبیلہ فقتلوا حتی یأتی اللہ یا عمرہ یعنی کہ  
 امی محمد اگر مہون باپ دادی شہر سی اور بیٹی پوتی تمہاری اور بہائی  
 تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور کنبہ تمہارا اور مال جو کمائی تھی اور  
 سود اگر می کہ ڈرتی ہو ٹوٹی ہوئی کو اور مکانات کہ پسندیدہ تمہارے  
 ہیں بہت پیاری تھو ایک تمہاری اللہ اور رسول اس کی ہی اور جہاد  
 کرنے ہی اس کی راہ میں سو منتظر رہو یہاں تک کہ لاوی اللہ تعالیٰ  
 حکم اپنا یعنی عذابِ نیا میں یا آخرت میں پس لہاں کو چاہی کہ جو  
 دوست رکھی واسطے خدا کی دوست رکھی اور جسکو دشمن رکھی اسکو  
 دشمن رکھی اور جسکو کچھ دے واسطے خدا کی دے اور جسکو کچھ نہ دے  
 خدا کی نہ دے اور جو لڑالہ اپنی مہنہ میں یا اپنی بی بی یا اپنی اولاد کی  
 مہنہ میں رکھی تو اس نیت سے رکھی کہ اللہ تعالیٰ فی مہمہ واجب کیا  
 ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من احب اللہ  
 و انقض اللہ و اعطی اللہ و متم اللہ فقد استكمل الايمان رواہ

کیا اسکو ابو داؤدنی ابی امام سی اور ترمذی فی معاذ سی یعنی جو شخص  
 دوستی کری واسطی خاکی اور دشمنی کری واسطی خدا کی اور دمی سلمی  
 خدا کی اور مذمی واسطی خدا کی سو بیشک اونی ایمان پنا کامل کیا  
 اور فرمایا علیہ السلام فی اِذَا اتَّفَقَ الْمُسْلِمُ بِمَقَّةٍ عَلَى الْفُلِ وَهُوَ  
 يَحْتَسِبُ بِهَا كَأَنَّكَ لَهُ صَدَقَةٌ روايت کیا اسکو بخاری اور مسلم فی  
 ابن مسعود رضی یعنی اگر خرچ کیا مسلمان فی اپنی اہل پر ساتہ نیت  
 عبادت کی ہوگا واسطی اسکی صدقہ یعنی ثواب صدقہ دینی کا  
 فصل چوبیس چنانوات اور صفات اور مضیات اور کمروہات  
 حق سبحانہ تعالیٰ کا بلا واسطی پیغمبر و ن کی و شوار ہی اور قبل اس  
 کافی نہیں ہی اس سبب سی ایمان لانا ساتہ کتابین الہی اور  
 رسولون کی اور ساتہ اسکی جولائی بین اسکو رسول داخل ہوا  
 ایمان لانی بین ساتہ حق کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی  
 اَلْجَمْعُونَ قَبْلَ يَوْمِ الْقَيْسِ كَوْفَرًا يَأْتُونَ مَرُوتَ مَا لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ  
 وَحَدِّثْ لِي یعنی کیا جانتی ہو تم ایمان ساتہ خدای واحد کی کیا ہی  
 کہا اوہم کہ انی خدا اور رسول اور سکا خوب جانتا ہی فرمایا شہادتہ  
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَانَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ یعنی گواہی دینا ساتہ توحید  
 خدا کی اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث

ایمان لانا ساتہ کتابین اور رسولون کی پوری  
 ہے اسد تعالیٰ کا

بخاری و مسلمین ہی روایت ابن عباس سی اور اطاعت رسول اللہ کی  
اطاعت خدا کی ہوئی فرمایا اللہ تعالیٰ فی من یطیع الرسول فقد  
اطاع اللہ یعنی جسنی فرمان برداری کی رسول کی اونی خدا کے  
فرمان برداری کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
بیچ رنگ محبت خدا کی بلکہ عین محبت اللہ تعالیٰ کی ہوئی فرمایا حضرت  
فی لا یؤمن أحدکم حتیٰ اکون أحب الیک من والدیک وولدیک  
والتناسل جمیعین یہ حدیث صحیحین میں ہی روایت انس سی یعنی ایمان  
کسی ایک تمہارے ایک نہوگا جب تک زیادہ دوست نہوں میں نہوگا  
اوسکی باپ اویٹی اوسکی سی اور تمام لوگوں سی بہ سوا او اگر ناحق نہوگا  
کا بھی طاقت بشری سی باہر ہی لیکن مطلوب بقدر طاقت کی ہی  
اور وہ بجالانا اور نواہی اوسکی کا ہی اور بہت درو و پوچھنا  
اوسپر اور محبت رکھنا ساتھ آل اور اصحاب اوسکی کی فصل بھر  
جانتو کہ جو پھیچا ننا ذات اور صفات اور مرضیات اور کمزوریاں  
اوس سبحانہ تعالیٰ کا رسول خدا کی واسطی سی پونچا خاص کر ساتھ گوش  
خلفاء راشدین کی دین اسلام فی قوت اور رونق پکڑی اور قول  
و فعل آنحضرت علیہ السلام کی فی کہ بعضی صحابہ کو معلوم تھی اور بہتوں کو  
معلوم نہ تھی اونکی کوشش سی شہرت پائی مسائل اختلافی مجمع علیہ

یہی تفہیم ہو سکے اور خدا کا ارادہ نہ بنے تو کیا ہو سکے

یہی سناوات  
صفات اللہ تعالیٰ  
کا اور اس کے رسول  
اور ان کے اصحاب

ہر مسئلہ صحابہ کو جمع کر کے تحقیق کر کے جاری کرتی تھی سو ادا کرنا حق  
 صحابہ اور اہلبیت کا عین ادا کرنا حق رسول خدا کا ہی اور محبت اور  
 اطاعت اور انکی ماتم محبت اور اطاعت رسول خدا کی ہونی فرمایا  
 رسولی اصلی السعایہ واکہ وسلم فی من اجہم فحیی اجہم و من  
 ابغضہم فبغضی ابغضہم و من اذہم فقد اذانی و من  
 اذانی فقد اذی اللہ روایت کیا اسکو ترمذی فی عبد اللہ بن  
 مسقل سی یعنی حبشی و دست رکھا صحابہ کو سبب دوستی سیری کی  
 و دست رکھا اور نکو اور حبشی دشمن رکھا اور نکو سبب دشمنی سیری کی  
 دشمن رکھا اور نکو اور حبشی ایذا دہی اور نکو سبب ایذا دہی  
 مجکو اور حبشی مجکو ایذا دہی سبب ایذا دہی ایذا دہی اور  
 فرمایا حضرت فی اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر  
 روایت کیا اسکو مسلم اور ترمذی فی حدیث سی یعنی پیروی کرو  
 دو خلیفوں کی جو بعد سیری ہونگی ابو بکر اور عمر اور فرمایا حضرت  
 علیکم یمتت و سنت الخلفاء الراشدين من بعدی یعنی  
 لازم کرد سنت سیری اور سنت خلفاء راشدین کی جو بعد سیری ہو  
 اور فرمایا ہی انا مدینۃ العلم و علی بابہا روایت کیا اسکو  
 طبرانی اور حاکم فی ابن عباس سی یعنی میں شہر علم کا ہوں اور علی

وروا زہ اوسکا ہی اور فرمایا ہی اِی تَارِکُ فِیْکُمُ الثَّقَلِیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ  
 وَنَعْتِیْ رَوَا یَتِ کِیَا اسکو احمد اور طبرانی فی زید بن ثابت سی یعنی  
 مین چوڑی جاتا ہوں بعد اپنی تم مین دو بہاری چیز مین یعنی  
 جلیل القدر قرآن اور آل نبی کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی خُذْ فَاِضْرِبْ الْعِلْمِ مِنْ لَیْطِہِ الْحَمِیْدِ لَوْ تَمَّ اَوْ مَا عِلْمِ  
 اس حیرالغنی عایشہ سی اور فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اَصْحَابِی  
 کَالْجَوْحِ بِاَبْنِہُمْ اَقْتَدِیْتُمْ اَحَبَّتْ دِیْہِمُ رَوَا یَتِ کِیَا اسکو رزین فی عمر  
 سی یعنی اصحاب میری مانند ستاروں کی ہیں جسکی ان مین سی پیروی کرو گی  
 ہدایت کو پونچھو گی اور یہی ایسی حدیثین فضائل صحابہ اور اہل بیت  
 مین بہت ہیں فصل اسطرح ادا کرنا حق علماء محدثین اور فقہاء  
 مجتہدین اور مصنفان کتب دین کا اور سلسلہ استادوں و علموں کا  
 کا اور پیروں کا جو استاد و علوم باطن کی ہیں بچ رنگ حق صحابہ اور  
 الہیت کی دخل ہی ادا کرنا حق انکا ادا کرنا حق خدا اور رسول کا  
 ہی کہی لوگ وارث سیرت پیغمبر کی اور اوٹھانیوالی دین کی ہیں  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرِثَۃُ  
 الْاَنْبِیَاءِ لَمْ یُوْرَثُوْا دِیْنَارًا وَاَوْکَا دِرْہَمًا وَاِنَّمَا وَرِثَوا الْعِلْمَ  
 رَوَا یَتِ کِیَا اسکو اصحاب سنن فی بشر بن قیس سی یعنی بیشک عالم لوگ

علماء و محدثین و فقہاء و مجتہدین و پیغمبرین کتب دین

و استاد و پیروں کا حق

پانچوالی میراث انبیاء کی ہیں اور بیشک انبیاء سیرت نہیں چھوڑ گئی  
 ہیں نہ دنیا راور نہ دہم سوا اسکی نہیں کہ میراث چھوڑ گئی ہیں علم  
 اور فرمایا علیہ السلام فی فضل العالم علی العابد کے فضلی  
 علی اذناکم ثقلا ائنا یختشی اللہ من عبادہ العلماء روایت  
 کیا اسکو ترمذی نے ابی امامہ سے اور داری نے مجہول اور حسن سے  
 مرسل یعنی بزرگی عالم کی عابد پر مانند بزرگی سیری کی ہی اور بی  
 تمہاری پر پھر پڑ ہی تیت مذکور کہ معنی اسکی یہ ہیں نہیں وہ بی  
 ہیں خدا سی سب بندوں اسکی ہی مگر عالم لوگ اور فرمایا سنو خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ائنا بعثت معکم ایمنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں  
 بھیجا ہی مجھ کو مگر واسطی تعلیم کرنیکی اور فرمایا حضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اللہ أجود أجوداً وانا أجود بھئی آدم و آجود منکم  
 بعدی رجل علم فانشہ یانی یوم القیامۃ امۃ واحده  
 روایت کیا اسکو ہیثمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ بڑا جواب ہی یعنی  
 بڑا بخشش کرنی والا اور میں بڑا جواب دہوں آدمیوں میں اور بڑا جواب  
 آدمیوں کا بعد سیری وہ شخص ہوگا جسکی سیکھا علم یعنی علم میں پھر  
 پہلایا اسکو آویگا روز قیامت کی ایک جماعت اکیلا اٹل ہوا  
 مراد وہ ہی کہ اگرچہ امتی ہی نبی نہیں ہی جو امت ساتھ اسکی ہیں

ایک جماعت شاگردوں کی مانند امت کی ہونگی اور فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یُؤْذِنُ یَوْمَ الْقَبْرِ مِیْدَادُ الْعُلَمَاءِ  
وَدَمُ الشُّهَدَاءِ فَمِیْدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّهَدَاءِ روایت  
کیا اسکو وہی نبی عمران بن حصین سی یعنی تولی جاوے گی دن قیامت  
کی سیاہی عالموں کی اور خون شہیدوں کا سو سیاہی عالموں کی  
بہاری ہونگی خون پر شہیدوں کی : اطاعت علماء اور اولیاء کی اطاعت  
خدا اور رسول کی ہی اور محبت اونکی محبت خدائی تعالیٰ کی ہی فرمایا  
اللہ تعالیٰ فی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم  
یعنی فرمانبرداری کرو خدا کی اور فرمانبرداری کرو رسول خدا کی اور  
اونکی جو حکم خدا کا بند و نکو پونچا وین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اور اصحاب اور اہلبیت اونکی علیہم السلام اور علمائے ظاہر  
اور باطن کہ یہ بندی خدا کی ہیں حق اونکی داخل حقوق العباد کی  
ہیں لیکن ملی ہوئی ساتھ حق اللہ تعالیٰ کی ہیں اگر پی لوگ  
نہوئی کوئی خدا کو نہ پہچانتا اور حق اللہ کا او انکرتا اور فرمایا  
رسول مقبول علیہ السلام فی لَوْ لَا هَذَا اَنَا اللّٰهُ لَمَا شَدَّ نَبَا  
وَلَا نَقَدْتُ نَا وَلَا صَلَّيْنَا یعنی اگر نہ ہدایت کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کا  
ساتھ اتارنی کتابوں اور بھیجنے رسولوں کی ہرگز ہدایت نہ پاتی ہم

اور نہ سجدہ دیتی ہم اپنی ادا زکوٰۃ وغیرہ ٹکرتی اور نہ پڑھتی ہم نماز یہ لوگ  
 خرق پہن یا دالہی مین اونکی دیکھتی ہی خدا یاد آتا ہی اور دوستی دشمنی اپنی  
 دوستی و دشمنی ساتھ خدا کی ہی حدیث قدسی مین آیا ہی مِنْ عَادَى وَلِيَّيْ  
 فَقَدْ اَدَّاهُ بِالْحَرْبِ روایت کیا اسکو بخاری نے ابی ہریرہؓ سے یعنی جو  
 دشمنی کری ساتھ ولی میری کی خبر دار کرتا ہوں مین اسکو لڑنے کو ساتھ  
 اپنی اور یہ بھی حدیث قدسی مین آیا ہی اُولَیَّائِیْ مِنْ عِبَادِی الَّذِیْنَ  
 یُذْکَرُوْنَ بِذُنُوبِیْ وَاَذْکُرُھُمْ رُوایت کیا اسکو بغوی نے یعنی  
 اولیاء ہوں میری ہی وہ لوگ ہیں کہ یاد کی جاتی ہیں ساتھ یاد کرنی  
 میری کی اور مین یاد کیا جاتا ہوں یاد کرنی اونکی ہی یون ہی حدیث  
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا ہی قسم و دوسری حقوق العباد ہی  
 حق اون لوگوں کا ہی کہ وہ منظر ہیں بعضی حقوق اللہ تعالیٰ کی او ظاہر  
 مین واسطی پڑی ہیں بیچ پرورش کرنی اور روزی پونچائی اور  
 مانند او سکی کی چنانچہ ان باب داوا وایان آور وہ لوگ کہ راہ  
 مین اللہ تعالیٰ ساتھ وسیلی اونکی کی روزی پونچاتا ہی یا اونشی  
 پرورش کرتا ہی یا کسی طرح کا انعام مالی یا راحت بدنی یا عزت  
 پاکوئی نائدہ اونکی واسطی ہی پونچاتا ہی شکر اونکا ہی مانند ان باب  
 کی واجب ہی فرمایا رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام فی مسکنکم

قسم و دوسری حقوق العباد



تَشْكُرُ النَّاسَ كَمَا يَشْكُرُ اللَّهُ رَوَيْتُ كَيْمَا اسْكُو سَلَمَ اَوْ تَرْمِذِي فِي ابْنِ سَعِيدٍ  
 خَدِی سِی یعنی جسنی نہ شکر کیا آدمی کا اوسنی نہ شکر کیا خدا کا افضل  
 اور اکثر اوس سی حق مان باپ کی بہن فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَوَصَّيْنَا  
 الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَالِيًّا وَهَنَ وَفَصَّالَهُ فِي سَامِيَيْنِ  
 أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ يَعْنِي حَكَمَ كَيْمَا مَنِ النَّاسَ كَوِيہ كَمَنِكِي كَمَنِي سَاتِه  
 مان باپ کی نیکی کرنی اوسکی مان فی پیٹ مین اوٹھایا اوسکو ساتہ  
 مشقت کی مشقت پر اور دو برس اوسکو وودہ پلایا یہ کہ شکر کر میرا  
 اور مان باپ اپنی کا یہ جسکم قرآن مجید مین کئی جگہ آیا ہی اور  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہا ترمین ذکر کیا ہی شرک  
 کرنی اور ایذا دینی والدین کو جیسا کہ فرمایا اَلْكَافِرُ الْكَافِرُ الْكَافِرُ الْكَافِرُ  
 بِاللَّهِ وَعَقُوقُوا الْوَالِدَيْنِ اَلْحَدِيثُ رَوَيْتُ كَيْمَا اسْكُو بخاری و مسلم  
 فی عبد اللہ بن عمر سی مراد عقوق سی ستانا اور بی طاعتی کرنی ہی عقوق  
 ساتہ زبر عین اور تشدید قاف کی بمعنی شق اور قطع کی بہن خلاف  
 برا و صلہ کی شق کہتی بہن پھاڑ نیکو اور قطع کاٹنی کو اور بر نیکی  
 کرنی کو اور صلہ جوڑنی اور ملا نیکو اور امام احمد فی معاذ بن جبل سی  
 روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی واسطی دس چیز  
 کی وصیت کی ایک وین سی فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ

أَوْ حَرِّقَتْ وَلَا تَقْنَنَ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ  
 وَمَالِكَ الْحَدِيثَ يَعْنِي شَرِيكَ مِتَ كَمَا سَأَلَهُ خَدَاكِي كَيْسِي خَيْرُكَ أَوْ قَتَلْتَ  
 كَيْسِي خَيْرُكَ تَوَيَّجًا يَأْجَاوِي تَوَاوُرَ بَنِي عَمِي بَانَ بَابُ كَيْسِي مِتَ كَمَا أَرَادَ حَكَمُ  
 كَرِيمٍ وَهُوَ تَحْكُمُ سَأَلَهُ بَاتِ كَيْسِي بَابُ هُوَ جَاءَ اِهْلًا أَوْ يَالِ اِهْلِي سِي يَعْنِي  
 اِهْلِي بَنِي اِهْلًا وَدُونِ كَوَاوُنِكِي كَهْنِي سِي جَوُورِي أَوْ سَجَارِي وَسَلَمُ  
 نِي اِهْلِي هَرِيرَةٍ سِي رَوَايَتِ كَيْسِي كَيْسِي مَرُونِي سِي لِي اَصْلِي اِسْمُهُ عَلَيْهِ  
 اَلْكَ وَسَلَمُ سِي بُوْحَا كَيْسِي زِيَادَةُ لَالِقٍ وَاسْطَلَى نَيْكَ مَجْتَبِي كَيْسِي كُونِ اِهْلِي فَرَايَا  
 مَانَ تِيرِي كَمَا پَچَرُ كُونِ اِهْلِي فَرَايَا مَانَ تِيرِي كَمَا پَچَرُ كُونِ اِهْلِي فَرَايَا  
 مَانَ تِيرِي كَمَا پَچَرُ كُونِ اِهْلِي فَرَايَا مَانَ تِيرِي كَمَا پَچَرُ كُونِ اِهْلِي فَرَايَا  
 تِيرَا پَرُ قَرِيبُ تَرَبْعَدُ قَرِيبُ تَرَكُ يَعْنِي پَچَرُ حُوشْتِي مِينَ زِيَادَةُ تَرَوِيكُ هُوَ  
 وَهُوَ اِهْلِي أَوْ فَرَايَا حَضَرْتِ نِي دَعِيمُ اَنْفَهُ دَعِيمُ اَنْفَهُ سَرْنَمُ اَنْفَهُ يَعْنِي  
 تَيْنِ بَارُ فَرَايَا خَاكُ اَلْوَدُوهُ هُوَ جَوِي نَاكُ اَوَكِي بُوْحَا اَلْوَكُونِ نِي وَهُوَ كُونِ  
 اِهْلِي يَارِ سَوَالِ اَللَّهِ فَرَايَا مَنِ اَوَدَكَ وَالِدَيْكَ عِنْدَ اَلْكَبَرِ اَحَدُهُمَا اَوَكَلَا  
 كَقَوْلِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَايَتِ كَيْسِي اَلْكُوْسَلُ كَيْسِي هَرِيرَةٍ سِي يَعْنِي حَسَنِي يَابَا  
 مَانَ بَابُ اِهْلِي كُونِ تَرَوِيكُ بَرُ اِهْلِي كَيْسِي اَلْكُوْيَا دُونِ كَوَاوُرُهُ دَخَلَ اِهْلِي  
 جَنَّتِ مِينَ يَعْنِي اَوْرِيَهْ حَقُوقُ اَوَكِي سِي مَحْرُومُ رَهَا كَيْسِي وَهُوَ سَوَجِبُ دَخُولِ خَبْتِ  
 كَا تَهِي اَوْرُ تَرَمَدِي نِي اِبْنِ عَمْرِو سِي رَوَايَتِ كَيْسِي كَيْسِي مَرُونِي كَيْسِي

یا رسول اللہ جسے ایک بڑا گناہ ہوا ہو تو یہ میری کیفیت نہ ہو فرمایا میری  
 مان ہی کہانین فرمایا خالہ ہی کہا ہی فرمایا ساتھ اسکے نیکی کر اور  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی من اصبح مطیئاً للہ فی ولادۃ  
 اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنة وان کان واحداً فواحداً  
 ومن امس فی الدنیا لہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار  
 وان واحد فواحداً جو کوئی صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرواری  
 کر نیو الہی خدا کی بیچ حق مان باپ اپنی کی یعنی حق اور کما ادا کرتا ہی  
 صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہے اسکی لئی دودر وازہ کی ملی  
 نہوی بہشت سی اور اگر ہو ایک مان باپ میں ہی یعنی اطاعت کیا  
 گیا ہی ایک دروازہ کہو لاجاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرتا ہی اس  
 حال میں کہ نافرمانی کر نیو الہی خدا کی حق میں مان یا پ کی صبح  
 کرتا ہی اس حال میں کہ ملی ہیں اسکی لئی دودر وازہ و فرخ سی  
 اور اگر ہی ایک مان باپ ہی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ  
 کہو لاجاتا ہی لوگون فی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ  
 والدین اوپر ظلم کری فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تین بار  
 وان ظلماء وان ظلماء وان ظلماء یعنی اگرچہ اوپر ظلم کریں اگرچہ  
 اوپر ظلم کریں اگرچہ اوپر ظلم کریں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَلَقَدْ بَايَعَ بَنُو إِسْرَافِيلَ إِلَىٰ وَالِدَيْهِ نَظَرَ دَحْمَةَ إِلَّا  
 كَتَبَ اللَّهُ لَهُ لِكُلِّ نَفْسٍ حَقَّهُ مَكْرُورَةً يَعْنِي مَنِّينَ هِيَ كَوْنِي  
 فرزند نیک سی کہ دیکھتا ہی طرف والدین اپنی کی ساتھ رحمت کی گمیری  
 کہ مکتا ہی اسد تعالیٰ واسطی اوکی عوفن ہر گاہ کی ثواب ایک حج مقبول  
 کالوگون لی کہا یا رسول اللہ اگر دیکھی ہر روز سوا فرمایا نعم اللہ  
 أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ يَعْنِي بَانَ اسد تعالیٰ بہت بڑا ہی او بہت پاکیزہ ہی  
 یعنی اوس چیری کہ تمہاری گمان میں ہی کہ کیونکر لکھا جاوے گا عوفن  
 ہر نظر کی حج مقبول روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بہت سی فی ابن  
 عباس سی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں ارادہ جہاد کا کرتا ہوں  
 فرمایا تیری ماں ہی کہا ہی فرمایا اوکی خدمت میں رہ بہشت اوکی  
 قدموں کی نیچی ہی حدیث اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّوَاتِكُمْ حَقِيق  
 جنت نیچی قدموں تاون تمہاری کی ہی روایت کیا اسکو بہت سی فی معاذ  
 بن جابر سی اور کہا ابن عمر فی یا رسول اللہ میری بی بی سی میں اوکو  
 بہت پیار کرتا ہوں اور ان میری اوکو بڑا جانتی ہی فرمایا اوکو  
 طلاق دی اور ترندی اور ابو داؤد فی اسکو ابن عمر سی روایت کی  
 ہی ایک مروی حضرت سی پوچھا کہ حق ماں باپ کا کیا ہی فرمایا وہ  
 بہشت اور دوزخ تیری ہیں ابن ماجہ فی اسکو ابی امامہ سی روایت کیا

اور ایک شخص باپ حضرت کی آیا اور کہا کہ باپ میرا محتاج ہی میری مال کا  
 یعنی چاہتا ہی کہ مال میری لیوی فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لَا يَبْنِيكَ اَنْ  
 اَوْ لَا كُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كَلُوا مِنْ كَسْبِ وَلَا تَكْفُرُوا رَوایت کیا  
 اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ فی ابن شیبہ ہی اونی اپنی باپ ہی اونی  
 اوکی دادا سی یعنی تو او وال تیرا واسطے باپ تیری کی ہی بیشک ولا  
 تمہاری بہت پاک کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سو  
 فقہان باپ دادا او کی کا جو مفلس ہوں اگرچہ طاقت کمائی پر  
 کرتی ہوں بیٹی آزاد عاقل بالغ پر جو قدرت کمائی پر رکھتا ہو جو جب  
 ہی اگرچہ ان باپ کا فرہون و میون سی صحیحین میں اسما و بنت ابی ہریرہ  
 روایت ہی کہ کسی فی حضرت رسول کریم سی پوچھا کہ مان میری آئی  
 ہی اور کا فرہی کیا صلہ رحمی ساتھ اوکی کیرون میں فرمایا مان کر  
 فرمانبرداری اور رضا جوئی اوکی واجب ہی لیکن گناہ کی کام میں او  
 ترک فرائض میں نہیں ترمذی فی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی کہ فرمایا  
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ اکہ وسلم فی کہ رضا مندی خدا کی باپ کی رضا  
 میں ہی او ناخوشی خدا کی باپ کی ناخوشی میں ہی فرمایا اللہ تعالیٰ  
 فِی وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا  
 تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُكُمْ فِی الدُّنْيَا مُهْرٌ وَّ قَا یعنی اور اگر لڑائی کریں

والدین تیری اسپر کہ شریک کر تو ساتھ میری کسی چیز کو کہ تو علم اور سکا  
 نہیں رکھتا ہی یعنی علم تو حید کا تو رکھتا ہی سو اس امر میں فرما کر کہ  
 اونکی ہمت کر اور دنیا میں ہمراہی بخوبی ساتھ اونکی کر فرمایا حضرت نے  
 لَا طَاعَةَ لَخَلْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ روایت کیا اسکو امام احمد  
 اور حاکم فی عمران سی اور حکیم فی عمر والغفاری سی اور صحیحین میں سی  
 لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْعَصَا وَفِي  
 یعنی جائز نہیں سی فرمانبرداری کی بیج نافرمانی خدا کی فرمانبرداری  
 جائز نہیں سی مگر ایمین جو شرع میں جائز ہی فصل تمام حقون باب  
 کی سی دوستی کرنی ہی ساتھ دوستون باب کی اور بھلائی کرنی ساتھ  
 دوستون باب کی فرمانبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اَنْ مِّنْ  
 آتِي الْبَرِّ صِلَةٌ لِّدَجَلٍ اَوْ لِّاَبِيهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ رَوایت کیا  
 اسکو مسلم فی ابی عمر سی یعنی کمال بھلائی وہ سی کہ ملاپ اور سلوک کر  
 ساتھ دوستون باب کی بھی اسکی اور صلہ مراد ہی ملاپ اور اخلاص  
 کرنی سی ساتھ رعایت مالی اور خدمت بدنی اور خوبی اخلاق کی فصل  
 بیج حق اقربا کی تمام حقون والدین سی ملاپ اور بھلائی کرنی ہے  
 ساتھ اولاد اونکی کی یعنی ساتھ بہائیون اور بہنوں اور خالوں اور لڑائیوں  
 اور اولاد اونکی کی جس قدر نسب میں قریب زیادہ ہو اس ہی قدر حق

حقون دوستون باب کی

حقون اقربا کی

اوسکا زیادہ ہو وی ابدی تعالیٰ فی کئی جگہ فرمایا ہی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی  
 حَقَّهٗ یَعْنٰی دی صاحب قربت کو حق اوسکا، اور سیلی ہر شخص کو  
 جو مال دار ہو واجب ہی اوسپر نفقہ دی رحم محرم کا کہ مفلس ہو اور کما  
 کی قدرت نہ کر سکتا ہو اگر مسلمان ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نِی وَعَلٰی الْوَاثِی  
 مِثْلُ ذٰلِکَ یَعْنٰی وارث پر نفقہ واجب ہی مانند نفقی اولاد کی، اور  
 جو کوئی اپنی ذی رحم محرم کا مالک ہو وی تو مالک ہوتی ہی آزاد  
 ہو جاوی اگرچہ کافر ہو فرمایا حضرت علیہ السلام نِی مِّنْ مَّلَکَ ذَا جَہِ  
 کَحَدِّہُمْ مِّثْلُہٗ حَقِّقْ عَلَیْکَ رِوَاۤیْتُ کِیَا اسکو احمد اور ابو داؤد اور  
 حاکم فی مستدرک سی یعنی جو کوئی کہ مالک ہو وی اپنی ذی رحم محرم کا اور  
 اوسکی آزاد ہو وی اور جمع کرنا و د عورتوں ذی رحم محرم کا حرام  
 ہی کہ موجب قطع رحم کا ہوتا ہی اور اقربا سی جو کہ محارم سی نہیں  
 اگرچہ نفقہ اوسکا واجب نہیں ہی لیکن صلہ اوسکا یعنی ملاپ اور  
 سلوک کرنا اوس سی واجب ہی اور قطع رحم حرام ہی اور اسوقت  
 کہ فی النبی جائز نہیں ہی عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْہٗ قَامَتِ الرَّحِمُ  
 فَآخَذَتْ الرَّحِمُ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ہٰذَا اِمْقَامُ الْعَاۤلِیَہِ  
 مِنَ الْفَطِیْعَہِ قَالَ اَلَا تَرْضٰیۤ اَنْ اَصِلَ مِنْ وِوَمَلَکَ فَاَقْطَعُ مِنْ

قَطَعَتْ كَمَا لَمْ يَكُنْ يَأْتِي قَالَ قَدْ أَتَى مُشَقُّو عَلَيْكَ لَعْنَى خُذَاتِي عَالِي  
 پید کیا خالق کو پھر جب پیدا کر فی خلق سی فارغ ہوا رحم اور بخا اور کیا  
 حَقُّو حَمْن کا حقوار بند کو کتنی ہیں آفرینہ مجاز ہی اور مرا و وہ ہی  
 جناب لکھی سی پناہ و ہونڈی اہل حرب کتنی نہیں حُدَّتْ حَقُّو قُلُوبُ  
 یعنی پناہ و ہونڈی ہیں فی طرف فلانی کی۔ اللہ تعالیٰ فی رحم کو فرمایا  
 کہ کیا چاہتا ہی تو کہا کہرا ہونٹیں پناہ و ہونڈی ہنی والا کا ٹنٹی سی فرمایا  
 کیا راضی نہیں ہوتا ہی تو ساتھ اسکی کہ ملاؤن میں ساتھ اسکی کہ ملاؤ  
 تجاوا اور کاٹون میں اوس سی جو کاٹی تجاوا کہا ان یعنی راضی ہوا میں  
 اسی رب فرمایا ایسا ہی کر تو گنا حدیث قدسی میں آیا ہی اَنَا اللّٰهُ قَانَا  
 التَّوْحِيدُ خَلَقْتُ الزَّجْجَ وَ شَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ  
 وَمَنْ قَطَعَهَا بَدَّدَتْهُ وَ رَوَيْتُ كَيْفَا اسكو ابوداود اور ترمذی اور احمد  
 اور حاکم فی عبد الرحمن بن عوف سی اور حاکم فی ابی ہریرہ سی یعنی میں  
 السدحون میں رحم ہون رحم کو پیدا کیا میں فی اور نام اپنی سی  
 نام اسکا نکالا میں فی جو کوئی اسکو جوڑی گا میں اسکو جوڑون گا  
 اور جو اسکو کاٹے گا میں اس سی کاٹون گا اور روایت کی بخاری نے  
 ابی ہریرہ سی کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آت  
 نَبِيَّتُكَ مِنَ التَّوْحِيدِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُ



فقطوحۃ یعنی رحم ناپ کتا ہی ساتھ خدا کی بی کیفیت فرمایا خدا تعالیٰ  
 فی جو کوئی تجھ کو جوڑے گا میں ساتھ او کی جوڑوں گا اور جو کوئی تجھ کو  
 کاٹے گا میں اس سے کاٹوں گا اور عایشہ رضی اللہ عنہا میں مثل سیکی ہی  
 اور عیسیٰ بن جیسر بن منطعم سی مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم فی کائنۃ والا رحم یعنی قربت کا بہت میں داخل نہو گا اور  
 بیہقی نے عبد الدین اونی سی روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت نازل نہیں ہوتی اور نہ جہنم کوئی شخص  
 قاطع رحم ہوتا ہی اور واجب ہونی میں صلہ رحم کی اور حرام ہونی  
 میں قطع رحم کی حدیثیں بہت آئی ہیں ایسی ہر کسی پر لازم ہی کہ نسبت  
 اپنی خبردار ہو وی تا صلہ رحم کرے اور قطع رحم اس سے بڑے میں نہ آوے  
 فصل حقوق بہائوں اور صلہ رحم اور عذاب حقوق اور  
 قطع رحم میں جامع سفیر میں ہی حق کی پوری خواہش علی صغیر صحر  
 الحق والد علی والدہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ حق بڑے  
 بہائی کا چھوٹی بہائی پر مانند حق باپ کی سی بیٹی پر یعنی بیچ نگاہ کنی  
 حرمت اور تعظیم اور توقیر اور مشورہ اور سلی کی اور تشبیہ اسمین واسطی  
 مبالغہ کی ہی نہ واسطی ممانعت کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے  
 ساتھ سند ضعیف کی سعید بن عاص سی اور اس میں ہی کہ فرمایا حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم فی لیس مینا من لکم یحکم صغیرنا و یوقر کبیرنا  
 یعنی نہیں ہی ہماری طریق پر وہ کوئی کہ نہ رحم کیا اونی چوٹی اپنی پر  
 یعنی مسلمانوں میں سی آور نہ تو قیر کی بڑی اپنی کی یعنی بڑی عمر والی  
 کو چوٹی عمر والی پر شفقت اور احسان اور محبت کرنی چاہی اونی  
 ہی چوٹی عمر والی کو بڑی عمر والی کی توقیر اور ادب کرنا چاہی اونی  
 کیا اس حدیث کو ترمذی نے ساتھ سند صحیح کی الفس فی اوجہ سجاء  
 تعالیٰ فی اوس شخص پر لعنت کی ہی جو فساد کرتا ہی زمین میں اور  
 قاطع رحم اور فرمایا فَوَيْلٌ لِلْعَسَائِفِ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تَقْسِدُوا فِي  
 الْاَرْضِ وَ تَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولَئِكَ الَّذِينَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی  
 قَائِمِیْ اَبْصُرْ اَهْلَهُمْ لَعْنِیْ قَرِیْبِ ہی جو مہنہ پیر و گی تحمل اللہ کی حکم سی یہ کہ  
 فساد کرو زمین میں اور قطع کرو قرابتوں اپنی کو وی لوگ ہیں کہ  
 لعنت کی اور پیر اللہ تعالیٰ نے سو بہرا کر دیا اونکو کہ حق بات نہیں سنتی  
 ہیں اور لاندھی کروین آنکھیں اونکی کہ حق بات نہیں دیکھتی ہیں او  
 امام احمد حنبل نے لعنت نرید پر جائز رکھی ہی بسبب برائیوں بشیما  
 اوسکی کی اور شہاب قطع رحم کرنی اوسکی کی اور ساتھ اس آیت کی تہلیل  
 کیا ہی اونہوں نے اس پر سوال دو قرابت دار دن سی اگر ایک  
 ساتھ دوسری کی ہر سلو کی اور قطع رحم کری دوسری کو اوس ہی قطع

جائز ہی یا نہیں جواب دوسری کو لازم ہی کہ صلہ کری قطع شکری  
 وبال قطع رحم کا قاطع رحم ہو گا اور بہر کشتین صلہ رحم کی وصل کر نیوالی  
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی لیسن التواصل بالکافی  
 وَلَکِنَّ التَّوَّاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَهَا رَوَّایَتِ کَیَا اسکو  
 بخاری فی ابن عمر سی یعنی وصل کر نیوالا وہ نہیں ہی کہ نیکی کی بدلی نیکی  
 کمری وصل کر نیوالا وہ ہی کہ اگر قطع کیا جاویں اس ہی رحم وہ وصل  
 کمری یعنی عوض بدی کی نیکی کری پیت بدی را بدی سہل  
 باشد جزا بہ اگر مردی احسن الی من اساءہ مسلم فی ابی ہریرہ  
 سے روایت کی کہ ایک مرد نے کہا حضرت سے کہ  
 یا رسول اللہ میرے اقربا بہن مین او سے ملاپ کرتا ہوں  
 اور وہ مجھے کاٹتے ہیں مین ساتھ او کے نیکی کرتا ہوں  
 اور وہ مجھے بدی کرتے ہیں اور مین او سے بدی ہوتی ہے  
 کرتا ہوں اور وہ بہنیر جہالت کرتی ہیں فرمایا حضرت فی کارن کُتِبَتْ  
 کَمَا قُلْتَ فَإِنَّمَا تُسَقِّفُهُمُ الْمَلَأَ وَلَا یُزَالُ مِنَ اللَّهِ مَعَكَ ظَوْنٌ عَلَیْهِ  
 مَا دُمْتَ عَلَى خِلَافٍ یعنی اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا ہی تو گویا تو کہلاتا  
 ہی او کو بہو ہل گرم یعنی آگ کہلاتا ہی تو کہ ہلا کی اونکی ہی اوشیشہ  
 اللہ تعالیٰ ہی تجکو بدو گاری ہوگی او پر جب تک تو اس عادت پر ہوگا

قائمہ سلمہ رحمہم بن ثواب خیرت کی سوا دنیا میں ہی بہت فائدہ  
 ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی سَنَ احَبَّ اَنْ یُنَیِّطَ  
 لَهُ دِرْعَهُ وَیُنْسَالَہُ فِیْ اُتْرَہِ فَلَیْجِبَ رَحْمَۃَ رَبِّہِ رِوَاۃُ بخاری اور سلم  
 میں ہی انش یعنی جو کوئی چاہی کہ کشایش ہو اسکی روزی بہن  
 اور باقی رہی ذکر اسکا یعنی رہی اولاد یا مانند اسکی سی ذکر کرنیوالی  
 خیر کی سوچا یہی کہ سلمہ رحمہم کرنی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم لَنْ تَعْلَمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَقْبَلُوْنَ بِہِ اَرْحَاسُکُمْ فَاِنْ جِئْتُمْ  
 التَّحِیْمَ حَتَّیْہُ فِی الْاَمَلِ مَسْئَلًا فِی الْمَالِ یُنْسَاہُ فِی الْاَثَرِ رِوَاۃُ کیا  
 اسکو ترندی فی ابی ہریرہ سی یعنی سیکالونی منسوب سی او سقد کہ ملاؤنسا  
 او تکی ناتون اپنی کو امی اپنی قرابت والوں کو جانتی ہوتا کہ سلمہ رسم  
 کر سکو پس تحقیق کہ سلمہ رحمہم موجب محبت کا ہی اپنی لوگون میں ابور  
 زیادتی کا ہی مال میں اور باقی رہی ذکر کا اور قاطع رحمہم کو سوا امی سی  
 کہ غذا آب خیرت میں ہوگا وبال دنیا میں ہی لاحق ہوتا ہی فرمایا رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَا مِنْ دَرَجَۃٍ خَرِیْ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ یَصَاحِبَہُ  
 الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُکَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَخْیِ وَقَطِیْعَۃُ  
 التَّحِیْمِ رِوَاۃُ کیا اسکو ترندی اور بود اوونی ابی بکر سی یعنی کوئی گنا  
 نہیں ہی زیادہ لائق اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب اسکی کو

عذاب اور دہال نہ پائیں ساتھ اسکی کہ ذخیرہ رکھا جادی عذاب کا واسطہ  
 اسکی آخرت میں بغاوت کرنی ہی ساتھ پادشاہ عادل کی او قطع کر  
 رحم ہی باغی اور قاطع رحم کو دنیا اور آخرت میں دو تون جبکہ عذاب  
 دیا باو گیا اور بہتی نی ہی ابی بکر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کلِّ الذُّنُوبِ یَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا  
 مَا شَاءَ إِلَّا حَقُّوْا الْوَالِدَیْنِ فَإِنَّهُ یَحْتَلِ بِصَاحِبِهِ فِی الْحَبْلِ قَبْلَ  
 الْمَمَاتِ یعنی جو گناہ ہو بخشتا ہی خدا اسکو جو کہ چاہتا ہی سوا ہی ایذا  
 دینی مان باپ کی سوبیشیک جلد پونچھتا ہی اسکی کہ نیوالی کو عذاب  
 زندگی میں مرنی سی پہلی فصل جو بنظر حقوق مان باپ کی صلہ  
 بہا میون اور بہنوں اور اقربا کی ساتھ واجب ہوا تو نظر کرنی بی تکرار  
 او پر حقوق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اور پیرن اور اولاد  
 صلہ اور نیکی کرنی ساتھ جماعت سادات اور مشائخ اور اولاد پیرن  
 اور اولاد و ن کی ہی ضروری فرمایا اللہ تعالیٰ فی قُلْ لَا اسْتِغْنَا  
 عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہ ای محمد بن نہیں مانگتا ہون  
 متسی تبلیغ رسالت پر ضروری نگر دوستی کرنی بیچ اقربا سیری کی تمکو  
 چاہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَ لَدُنَا اَوَّلُ  
 الْعَابِدِیْنَ یعنی کہ ای محمد ان لوگوں کو جو واسطے خدا کی بیٹا تھے ہون

فصل  
 حق پران  
 کے اور شاہان  
 کے اور نیکی  
 کے ساتھ  
 مشائخ اور  
 سادات کے

پاک ہی ابتدا تعالیٰ اوس ہی اگر ہوتا واسطیٰ حرمین کی بیٹیا تو میں پہلی  
 عبادت کرتا۔ اللہ تعالیٰ پاک ہی اس ہی آسمانی بیت ہی معلوم ہوتا ہی  
 کہ جس شخص کا حق کسی کی ذمی ہو تو چاہی ساتھ اولاد اوسکی کی حق ادا  
 کرے سوال اولاد سادات اور بزرگ زادویشی اگر کوئی فاسق یا  
 کافر یا رافضی بوجادی تو ساتھ اوسکی کیا سلوک چاہی کرنا جواب  
 اگر فاسق ہو نصیحت کرنا چاہی اور اوس کا حق ادا کرنا چاہی اور اگر  
 رافضی اور مانند اوسکی ہو کہ ساتھ کفر کی پونچا ہو اوس ہی دوستی  
 نہ چاہی کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَكَّلُوا قَوْمًا**  
**غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْفُرُونَ بِالْآخِرَةِ كَمَا كَفَرُوا بِالْأُولَىٰ وَكَانَ**  
**أَصْحَابُ الْقُبُورِ** یعنی اے مسلمانوں دوستی نہ کرو ان لوگوں ہی کہ خدا  
 غضب رکھتا ہی ان پر بیشک ناامید ہیں آخرت ہی جیسا کہ ناامید ہیں  
 کفار اہل قہوری اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ** کی بیٹی کی حق  
**مِنْ آتِهِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا إِنَّ مَكْمَلَ عَقْدِ صَالِحٍ** اور فرمایا رسول خدا  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ** فی **إِنَّا آلُ أَبِي قَلَانٍ لَيْسُوا إِلَيَّ بِأَوْلِيَاءِ إِنَّمَا**  
**وَلِيَّتِي لِلَّهِ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَكَانَ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَغُهَا بِلَا لِهَاتِي**  
 کیا اسکو نجاری و سلم فی عمرو بن العاص ہی یعنی آل ابی قلان نہیں ہیں  
 میری دوست ہو اوسکی نہیں کہ دوست سیر خدا ہی اور چہی مسلمان

لیکن ان کو ساتھ سیری قرابت ہی ترک کرتا ہوں میں اس کو ساتھ تراویح  
 اس کی کی یعنی صلہ رحمہ کرتا ہوں اور اس حدیث سے سمجھا جاتا  
 کہ سادات اور پیرزادی اور قرابتی اپنی اگر کافر ہوں یا رافضی یا خارجی  
 کہ حاکم کو پہنچی ہوں دوستی انہی کرنا چاہی لیکن صلہ رحمی اور  
 احسان سے دریغ نہ کرے فرمایا اللہ تعالیٰ فی لا یُؤْتِیْہُمْ اللّٰہُ مَعْنِ الدِّیْنِ  
 لَمْ یُؤْتِہُمْ مَعْنِ الدِّیْنِ وَکُمْ یُخْزِیْہُمْ کُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَذَرُوْهُمْ وَتُکْسِلُوْا  
 اِلَیْہُمْ یعنی نہیں منع کرتا ہی تم کو اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں سے کہ نہیں  
 لڑائی کی ہی اور انہوں نے تم سے دین کی کام میں آور نہ نکال دیا تم کو تمہاری  
 مکانوں سے اس سے کہ نیکی کر و ساتھ ان کی اور اس سے کہ انصاف کرو تم سے  
 ان کی یعنی کفار اہل ذمہ احسان اور نیکی کرنا منع نہیں ہی فصل اول اور دہا  
 ساتھ حق والدین کی حق دانی کا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے و  
 یعنی ہے جو کچھ حرام کیا ہے نسب سے اور جمع کرنا و بہنوں رضاعی کا حرام ہے  
 جیسا کہ جمع کرنا و بہنوں بستی کا تا کہ موجب قطع کا نہو آبی و اوونی الیٰ ہن  
 سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانی اپنی کی  
 چادر اپنی بچا دی اور او سپر چٹھا یا قسم ثالث اور قسم حقن سے حق او  
 لوگوں کا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منظر قہار سے اور مالکیت اپنی کا بنایا اور  
 وہ حق بادشاہ مسلمان اور میر مسلمان اور حق قاضی کا ہی عیت پر اور حق

حاجی دانی کا

مستند حق بادشاہ اور میر مسلمان

خاوند کا جور و پر آور حق میان کا غلام پر آور حق گہ کی ملک گہ کی کوئی  
 کہ بند و بستی ملک او شہر آور گہر کا حکومت سی تعلق رکھتا ہی فضل  
 اطاعت بادشاہ اور حاکم شہر اور امیر لشکر کی واجب ہی عیت پر اس امر  
 میں کہ خلاف شرع حکم نکرے اگرچہ خلاف طبیعت اور نکی کی ہوسٹیا  
 اللہ تعالیٰ فی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم  
 بادشاہ پہلی ولوالہ میں داخل ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من  
 اطاعنی فقد اطاع اللہ و من عصانی فقد عصی اللہ و من یطع  
 الامیر فقد اطاعنی و من یعص الامیر فقد عصانی و اما الامام  
 حجتہ یقاتل من ورائہ و یتقی بہ فان اقرتہ فوی اللہ و عدل  
 فان لہ بذلک اجراً و ان قال بغيرہ فان منہ علیہ لفظ و نہاد  
 بیان سی مزدون ہی و آیت کیا اسکو بخاری مسلم فی ابی ہریرہ سی یعنی حبشی  
 فرمان برداری کی سیری اوسنی فرمانبرداری کی خدا کی اور حبشی فرمانی  
 کی سیری اوسنی نافرمانی کی خدا کی اور حبشی فرمانبرداری کی اسیر کی اور  
 فرمانبرداری سیری کی اور حبشی نافرمانی کی اسیر کی اوسنی نافرمانی سیری کی  
 اور بادشاہ تو سپر ہی کہ لوگ کافرون سی جہاد کرتی ہیں اوسکی پناہ  
 میں ہو کر اور بچائی جاتی ہیں یعنی سکارہی ساتھ اوسکی سو اگر حکم کیا  
 اوسنی ساتھ پہنیر گاری اور عدل کی تو اوسکو ثواب ہے گا اور اگر درجہ کہا



تو او سیر ہوگا یعنی گناہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السیر  
 قَاطِعُونَ وَإِنْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَدْلٌ مِّنْكُمْ لَمْ يَأْخُذْ بِأَمْرِهِمْ لَوْلَا رِزْقُ اللَّهِ  
 روایت کیا اسکو بخاری فی النسخ سی یعنی سیر اور فرمایا ہر واری کر و امیر  
 کی اگرچہ تیرا سیر کیا جاویں علامہ حبشی کہ میرا وسکا مانند دانہ انگور سیاہ  
 کی ہوتی یعنی حقیر بد صورت ہوا اور فرمایا حضرت فی التمتع والاطم  
 عَلَى الْوُكُوفِ وَالسَّلَامِ فِيمَا لَحِقَ وَكَرِهَ كَأَمْ يُؤْمَرُ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا هِيَ كُفْرٌ فَلَا تَسْمَعُ  
 وَلَا طَاعَةَ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابن عمری اور علی سی  
 یعنی حکم امیر کا سننا اور ماننا واجب ہی ہر مرد مسلمان پر جو کچہ خوش آو  
 او اسکو یا کردہ معلوم ہو جب تک کہ نہ حکم کیا جاویں تاہ گناہ کی پھر جب حکم کیا جاوے گناہ  
 تو جائز نہیں ہی سننا اور ماننا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مَنْ  
 رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُقَافِ  
 الْجَمَاعَةَ شَيْئًا أَقْبَحُتْ إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً روایت کیا اسکو  
 بخاری و مسلم فی ابن عباس سی یعنی جو کہ دیکھی جاگم اپنی سی کوئی چیز کہ مکرہ  
 جانی او اسکو تو چاہی کہ صبر کری بیشک نہیں ہی کوئی کہ بغاوت کری اور  
 جدا ہو جماعت سی مسلمانوں کی ایک بالشت پھر پھر مریں اور حال  
 میں مکرہ کہ مرا ہو گا مرنا یا الہیت کا اور فرمایا حضرت فی انكروا ما بينكم وبين  
 بَعْدِي اَثَرٌ وَاصْبِرُوا لِمَا قَالُوا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَرْضَوْنَ

اذْوَاَللّٰهِمْ خَفَّهٖمْ وَاَسْكُوْا لِلّٰهِ حَقَّكُمْ رَوَاٰتِ كِيَا اسْكُوْا نَجَارِي  
 اور سلم فی ابن مسعودی یعنی قریب ہی کہ دیکھو گی تم بادشاہوں سے  
 بعد میری نفس پر دسی اور وہ چیزیں کہ تم اُنکو ناخوش کہتی ہو صحابہ  
 فی عرض کی کہ پھر آپ ہمکو کیا فرمائی ہیں فرمایا کہ تم حق اذکا ادا کرو  
 اور حق اپنا خدا سی مانگو حتیٰ بہ فی عرض کی یا رسول اللہ اگر اسیر لوگ  
 ایسی ہوں کہ حق اپنا ہم سے طلب کریں اور حق ہمارا ندین فرمایا اَسْكُوْا  
 وَاطِيعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَّا خَوَّوْا وَفَعَلْتُمْ مَّا خَلَّكُمْ رَوَاٰتِ كِيَا اسْكُوْا  
 سلم فی وائل بن حجر ہی یعنی حکم اذکا سنو اور انوسو بیشک جب ہی  
 اوپر جو کچھ اللہ تعالیٰ فی اوں کی ذمی پر واجب کیا ہی یعنی عدل اور سب سے  
 سی اور تم پر واجب ہی جو کچھ تم پر واجب کیا ہی یعنی اطاعت و فرمانبرداری  
 سی فصل اگر قاضی حکم کری سوا فق شرع کی تو واجب ہی کہ ساتھ  
 خوشی دل کی اُسکو قبول کری کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَاَلَا وَرَدَّكَ  
 لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی يَحْكُمُوْكَ فَيَمَّا تَجِدُ بَيْنَهُمْ تُقَايِسُ فَاِيْ اَنْفُسِهِمْ  
 حَرَجًا مَّا قَضَيْتَ وَيَسْئَلُوْا اَسْلِمْنَا اَيْنِيْ سَا تَمُضُّ اَلِيْ اِيْمَانٍ نَّمَا وُنْكَ  
 جب تک کہ تجھ کو ماکم نہ کریں اوس سر میں کہ چہ گرا ہو ورنہ بیان اوں کی پھر وہ  
 اپنی دلوں میں تنگی اور ناخوشی اس سے کہ حکم کیا تو فی اور قبول کریں  
 قبول کرنا ہر آہ میں کہا ہی کہ اگر قاضی کہی کہ حکم کیا میں فی اسیر کہ اسکو

حق میں نانیوں

سنگسار کر یا اسکا ہاتھ کاٹ یا کوڑی مار تو جائز ہی بجالانا اور سکا اور  
 امام ابو منصور نے کہا کہ جو قاضی عالم اور عادل ہو تو بجالاوی اور جو  
 جاہل ہو اور عادل تو وجہ اسکی پوچھی اگر وجہ معقول بیان کی تو کولاوی  
 اور نہیں تو نہیں اور اگر فاسق ہی تو نہ بجالاوی مگر جبکہ سبب حکم سنگسار  
 دیکھی فصل بیچ حق خاوند کی جو روپر سین حدیثین بہت ہیں فرمایا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی تَوَكُّفِ اَصْحَابِ اَنْ يَتَجَدَّ  
 لَكَ حَيْدَ كَا حَرَّتْ اَلْشَّرَاءُ اَنْ يَتَجَدَّ لَوْ جِهَارَ وایت کیا اسکو  
 ترمذی فی اور ابو داؤد فی مانند اسکی قیس بن سعدی اور امام احمد فی  
 صحاح اور ابی ہریرہ سی یعنی اگر حکم کرتا میں کسیکو کہ سجدہ کرے یا  
 تو بیشک حکم کرتا میں عورت کو کہ سجدہ کرے اپنی خاوند کا اور ترمذی  
 فی ام سلمہ سی روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فی جو عورت کہ خاوند اسکا اوس سی راضی ہو دخل بہشت میں  
 ہوگی اور ابو نعیم فی حلیہ میں الش سی وایت کی ہی کہ فرمایا حضرت  
 فی کہ جس عورت فی پانچون وقت کی نماز پڑھی اور روزی ماہ  
 رمضان کی رکی اور پیرنگاری کی اور فرمانبرواری کی اپنی خاوند  
 کی جاویگی بہشت میں جس درواری سی چاہی گی اور امام احمد فی  
 عائشہ سی روایت کی کہ فرمایا حضرت فی اگر وہ طے کی سی پڑیا

خاوند کا عورت پر

حکم کرتا میں تو عورت کو حکم کرتا کہ سجادہ کرسی اپنی خاوند کو آورا اگر  
 خاوند اپنی بی بی کو حکم کری کہ سیاہ پہاڑی سنی تہر سفید پہاڑی میں اور  
 سفید پہاڑی تہر سیاہ پہاڑی میں لیجاوی تو چاہیے ولیسا ہی کرسی  
 تریندی اور ابن ماجہ فی معاوضی نہ روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فی جو عورت اپنی خاوند کو ایذا دیتی ہی تو حورین بہشت  
 کی کہتی ہیں کہ لغت کرسی خدا آٹھ پرستین ہی شخص تیرا اگر گمان  
 قریب ہی کہ تجھ سی جدا ہوگا طرف ہماری قریب یعنی تجھے جدا ہوگا  
 ہماری طرف آویگا قصہ صلہ پنج حق منیان کی غلام پر فرمایا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَلْبَحَثَ بِسَيِّئَةٍ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ  
 اللّٰهِ فَلَهُ اَجْرٌ مِّمَّا تَنْتَبِہُ بِرِوَايَتِ کَیَا السَّکُونِجَارِی وَاِسْمُ الْعَبْدِ  
 بَنِ عَمْرُوْسَی یعنی بیشک غلام اگر خیر خواہی کرسی اپنی مالک کی اور ہی  
 کرسی عبادت خدا کی ورنہ ثواب پاویگا اور فرمایا حضرت نبی نفعاً لَکُمْ اِنْ  
 اَنْتُمْ قَالُوْا اللّٰهُمَّ جَسِّنْ عِبَادَةَ رَبِّکَ وَطَاعَةَ سَيِّدِکَ وَتَعَالَی رُتَبَکَ  
 کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ و سنی یعنی کیا خوشحال ہی اس مملوک  
 کا کہ مر جاوی اور اچھی کرسی بندگی پر زور دگا اپنی کی اور فرمان داری  
 مالک اپنی کی کیا خوشحال ہی اسکا اور فرمایا اوس سرور علیہ السلام  
 فی اِذَا ابْقَ الْعَبْدُ لِمَنْ يُقْبَلُ لَهُ صِلَاوَةٌ وَفِی رِوَايَةٍ اَيُّمَا عَبْدٍ

اَبُو مِنْ مَوَالِیْهِ فَقَدْ كَفَرَتْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ رَوَايَتُ كَيْدِ اسْكُو اسْلَمَ نِي  
 جَرِيرِي تَعْنِي اَلْغَرْلَامُ بِهَآكِ جَاوِي نَمَازِ اَوْ سَكِي نَمِينَ قَبُولِ هَوْتِي اَوْ رَاكِبِ  
 رَوَايَتِ مِينَ هِي جَو غَلَامُ كَهْ بِهَآ كَتَا هِي مَالِكُونِ اِنْبِي سِي سَوِيشِكْ كَا  
 هَو جَا تَا هِي جَبْتِكْ پَهْرَهْ آوِي پَاسِ اَوْنِكِي لَعْنِي كَا فَرْنَمِتْ هَو تَا هِي اَوْر  
 بِهْتِي نِي جَابَرِي رَوَايَتِ كِي كَهْ قَرْمَا يَا رَسُو لَحْدِ اَصْلِي اَلْمَدْعِيهِ وَاَلَمْ وَاَلَمْ  
 نِي تَمِينَ شَخْصُونِ كِي نَمَازِ قَبُولِ نَمِينَ هَوْتِي هِي اَيَاكْ وَهْ غَلَامُ كَهْ بِهَآكِ جَاوِي  
 بِهَانِ تَكْ كَهْ آوِي پَاسِ اِنْبِي مَالِكْ كِي اَوْر دُوسَرِي وَهْ عَوْرَتِ كَهْ خَاوْ  
 اَو سَكَا نَارِاضِ هُو اَو تِيرَا وَهْ سَبْتِ بِهَانِ تَكْ كَهْ هَوْتِ مِينَ آوِي  
 اَوْر قَرْمَا جَضْتِ اَصْلِي اَلْمَدْعِيهِ وَاَلَمْ وَاَلَمْ نِي لَكْسِ مِتَامَنْ يَحْتَبِ اَمْرًا  
 عَلَى زَوْجَهَا اَوْ عِنْدَ اَعْلَى سَيِّدِهِ رَوَايَتِ كَيْدِ اسْكُو اَوْدَا وُودِي  
 اِنْبِي هَرِيرَهْ هِي تَعْنِي نَمِينَ هِي هَمِ مِينَ سِي وَهْ شَخْصِ كَهْ وَغَلَامَانِي كِي عَوْرَتِ كُو  
 اَوْ سَكِي خَاوْنَدِي اَوْ كَسِي غَلَامُ كُو مَالِكْ اَوْ سَكِي سِي قَشْمِ حَوْمَهَا حَقُونِ اَلْعِيَا  
 سِي حَقِ عَيْتِ كَا هِي پَادِشَاهِ اَوْ رَجَا كَمِ اَوْ رَقَاضِي پَر اَوْ رَحِي جَوْرُ وَكَافَا  
 پَر اَوْ رَحِي پَر وِشِ اَوْ رَتْرِيْتِ چَوْنِي اَلْمُرْكُونِ كَا وَاَلْدِينِ پَر اَوْ رَحْمَلُوكْ كَا  
 مَالِكْ پَر كِهْ تِي سَبْتِ اَمَاتِينَ خِدَا كِي هَمِينَ حَقِ سَبْحَانَهْ تَعَالَى نِي اِنْبِي دَا  
 پَاكِ بِي نِيَا زِ پَر وَا سَطِي مَلَاوْ كُونِ اَوْر بَنْدُونِ اِنْبِي كِي رَحْمَتِ وَجِبِ  
 كِي هِي پَر حَسْبُوكْ كَهْ دُنْيَا مِينَ نَكَبَانِ اَوْر مَالِكْ كِي اِنْبِي اَو سِرْ وَاجِبِ كِي

حَقْمَا حَقِ رَشْتَا



مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَوْتِ وَفَوَقَ مَا فِي الْأَخَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَيْتُ  
 كَيْلَا اسْكُو بخاری و مسلم فی تعقل بن یسار سی یعنی نین سی کوئی والی کہ سی  
 عیت پر سلمانوں سی والی و حاکم ہو وی پر مر جادی اوس حال میں  
 کہ خبر خواہی عیت کی نکلی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ فی حرام کی ہی بہشت  
 اوسپر آور فرمایا حضرت فی اللہم من ولی من اصرا امینی شیئا فقیق  
 علیہم فاشفق علیہ ومن ولی من اخر امینی شیئا فرفق بہم  
 فاذ فوق روائت کیا اسکو مسلم فی عایشہ رضی یعنی ای اللہ تعالیٰ جو کوئی  
 کہ مالک ہو وی کاموں است میری سی کسی کام کا پر سختی کی اوسنی  
 اودن پر سختی کرتا و اوسپر آور جو کوئی کہ مالک ہو وی کاموں است میری  
 سی کسی کام کا پر اوسنی نرمی کی اودن پر نرمی کرتا و اوسپر آور مسلم فی  
 عبد اللہ بن عمر سی روائت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فی کہ عادل لوگ نور کی سنہرون پر ہونگی نزدیک اللہ تعالیٰ کی وہ  
 لوگ جو عدل کرتی ہین اپنی حکم میں اور اہل میں اور اوس چیز میں کہ  
 مالک ہین اوسکی اور دارمی فی ابی ہریرہ سی روائت کی کہ فرمایا  
 حضرت فی کہ جو کوئی دس آدمی کا سردار ہوگا لایا جاوگا روز قیامت  
 بند ہوا تا کہ ولی اوسکو عدل یا ہلاک کر سی اوسکو ظالم یعنی جو  
 عادل ہوگا تو بسبب عدل کی نجات پاوگا اور جو ظالم ہوگا تو بسبب

ظلم کی ہلاک ہوگا اور فرمایا اِنَّ اَحَدَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
 وَاَقْرَبُهُمْ مِنْهُ جَعَلَا اِمَامًا عَادِلًا وَاِنَّ اَنْفُسَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَسْتَشَدُّهُمْ عَنِ اَبَا اِمَامٍ جَانِظٍ رَوَايَتِ كَيْسِ اسْكُوْتِي  
 نِي ابْنِ سَعِيدٍ سِي لَعْنِي بِشَيْكٍ بَهْتِ سَيَارِ الْاَوْشِيَّوْنَ كَا طَرَفِ خِدَايَ رُوْزِ  
 قِيَاسَتِ كِي اُو بَهْتِ مَزُوْكَبِ لُوْكَوْنَ كَا طَرَفِ خِدَايَ پَاوِشَاوِ عَادِلِ  
 اُو بِشَيْكِ بَهْتِ نَاخُوْشِ اُو مِيُوْنَ كَا طَرَفِ اِسْدِ كِي رُوْزِ قِيَاسَتِ كُو اُو  
 بَهْتِ سَخْتِ عَذَابِ مِيْنَ پَاوِشَاوِ ظَالِمِ هُوْكَ اُو رُوْزِ مَارَا اِنَّ السُّلْطَانَ  
 ظَلَّ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَاوِي اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهِ فَاِذَا عَدَلْتَ  
 كَانَ لَهُ الْاُجْرُ وَعَلَى الرِّجْتِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَادَ كَانَ عَلَيْهِ الْاَسْرُ  
 وَعَلَى الرِّجْتِ الصُّبُوْرُ رَوَايَتِ كَيْسِ اسْكُوْتِي نِي ابْنِ عَمْرِو سِي لَعْنِي پَاوِشَا  
 سَايَ خِدَا كَا هِي زِيْنِ مِيْنَ اَتَا هِي طَرَفِ اُو سِي هَرِ مَظْلُوْمِ خِدَا كِي بُزُوْنِ  
 سِي چَمْرِ اَكْرَ عَدَلِ كِيَا تُوَاوِ سَكُوْ تُوَابِ هُوْكَ اُو رَعِيْتِ پَرَاوِ سَا شَكْرِ  
 وَاجِبِ هُوْكَ اُو رَا كَرِ ظَلَمِ كِيَا تُوَاوِ سِيْرِ عَذَابِ هُوْكَ اُو رَعِيْتِ پَرِ صَبْرِ  
 هُوْكَ فَصْلِ قَاضِيِ پَرِ حَكْمِ كَرِ نَا سَا تَهْ حَقِ كِي قَرْضِ هِي اُو حَكْمِ خِلَافِ  
 شَرْعِ قَرِيْبِ كُفْرِ اُو رِ ظَلَمِ اُو رِ فُسُوْقِ كِي هِي كَهْ فَرَايَا اِسْدِ قَالِي نِي مَن  
 لَعْنُ حَكْمُ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَوْلٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ فَاَوْلٰئِكَ مَسْمُومُ  
 الظَّالِمُوْنَ فَاَوْلٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ لَعْنِي حُوْكَوْ لِي حَكْمِ نَكْرِي سَوَافِقِ



اوسکی جو اقرار اللہ نے وہ کافرون سی اور ایک جگہ فرمایا کہ وہ ظالم  
 سی ہی اور ایک جگہ فرمایا وہ فاسقون سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فی القضاء ثلاثۃ وَاَحَدٌ فِی الْحَبَاتِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ  
 فَامَّا الَّذِی فِی الْحَبَاتِ فَرَجُلٌ عَسَا فَاَحَقَّ فَقَضٰی بِہِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ  
 فَحَارَ فِی الْحُكْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلِ فَهُوَ فِی النَّارِ  
 روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے بریدہ سی یعنی قاضی تین قسم  
 کی ہیں ایک وہ کہ عالم ہو ساتھ حق کی اور حکم کرے ساتھ حق کی بہشت  
 میں ہوگا دوسرا وہ کہ عالم ہو اور حکم کرے ساتھ حق کی سو وہ دوزخ  
 میں ہوگا اور تیسرا وہ حکم کرے لوگوں پر جہالت کی ساتھ یعنی بغیر علم  
 کی حکم کرے سو وہ دوزخ میں ہی اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سی روایت  
 کی کہ جو کہ قاضی ہو اور عدل ہو اسکا ظلم پر غالب ہو تو اسکو بہشت ہی  
 اور جو کہ غالب ہو ظلم اسکا عدل پر وہ دوزخ میں ہوگا فصل حق  
 میں عورت کی کہ خاوند پر ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَلَقَدْ مَثَلُ الذَّ  
 ٰلِکَ عَلَیْکُمْ بِالْعَرُوفِ یعنی عورتوں کا خاوندوں پر حق ہی جیسا کہ عورتوں  
 پر حق مردوں کا ہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ  
 مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا الْخَسَنَہُمْ خُلُقًا وَالطَّهَرُومَ بِاَهْلِہِ روایت  
 کیا اسکو ترمذی نے عائشہ سی اور روایت کیا ترمذی نے ابی ہریرہ

حق میں جو مرد کی جو خاوند پر ہی

مانند اسکی یعنی بڑا کامل ہونے کا ایمان میں وہ شخص ہی کہ بہت  
 اچھا ہی از روی خلق کی اور بہت ہریان ہی اپنی اہل پیر اور فرمایا  
 حَتَّى كُنْ خَيْرَ كَلْبٍ مِّنْ كَلْبٍ وَلَا خَيْرَ كَلْبٍ مِّنْ كَلْبٍ رَوَّيْتُ كَيْفَ اسْكُوْتَرِي  
 فی عائشہ سی یعنی بہتر تھا اور وہ شخص ہی کہ بہتر ہی واسطی اہل نبی کی اور  
 میں بہتر تھا راہوں واسطی اہل اپنے کی اور عمارہ شیری  
 نے حضرت سے پوچھا کہ حق عورتوں کا خاوند پر کیا ہے  
 فرمایا کہ کہلا او سکو جو کہاتا ہے اور پنا او سکو جو توہینت ہی  
 اور مت مار نہ پراو سکی اور بہت کہہ او سکو اور کیلا چوڑ کر او سکو  
 بجا نگر گریں رہے یعنی اگر ناخوش ہو تو جو روسی تو او سکی پاس  
 نہ سو نگر گریں رہے او سکو اور کیلا چوڑ کر اور گریں نہ سو کذا  
 فی الطیبی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی اور فرمایا  
 حضرت نے ایک دن کہ آج کی رات بہت عورتیں میری پاس آئیں  
 اور انہی خاوندوں کی شکایت کرتی تھیں وہ مرداچی نہیں ہیں  
 روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور داری فی پاس بن عبد  
 سی فصل بیچ حق شفقت کی فرزندوں پر یا رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فی مَنْ مَّالَ جَارِيتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
 لَنَا وَهُوَ مَكْنُ اَوْضَحُّ اَصْبَاحَةٍ رَوَّيْتُ كَيْفَ اسْكُوْتَرِي

یعنی جو کوئی کہ پرورش کری و د لڑکیوں کو تاکہ بالغ ہوں آویگا نیاست  
 کی روز دران حالیکہ میں اور وہ اسطرح ہونگی اور دونوں اڑگیان آ  
 آپس میں ملائیں و یعنی وہ شخص میری ساتھ ہوگا جیسی یہ دونوں  
 اڑگیان ایک پاس ہیں اور صحیحین میں عائشہؓ عیسیٰ مروی ہی کہ ایک عورت  
 میری پاس آئی اور ساتھ اسکی و د لڑکیان تین مہسی سوال کیا اوست  
 میری پاس فقط ایک خرافا تھا وہ میں نے دیا پر اوستی وہ خرافا آہا و ہا و دو  
 لڑکیوں کو دیا اور اوستی کچھ نہ کہایا اور چلی گئی پر جب حضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم تشریف لائی میں نے وہ قصہ اوستی بیان کیا اپنی فرمایا  
 مِّنَ ابْنَتِي مِمَّنْ هِيَ الْبَنَاتِ بَشِيحٌ فَلَحَسَنَ الْيَوْمَ كُنَّ لَهُ سِتْرٌ اَمِنَ النَّارَ  
 یعنی جو کہ آزما یا جاوی لڑکیوں ہی ساتھ کسی چیز کی یعنی کسی لڑکیان  
 رکھتا ہوا اور انکی ساتھ بہ لائی کری ہونگی وہ پردہ واسطی اسکی آتش  
 و ورنج ہی اور یہ بھی صحیحین میں حضرت عائشہؓ عیسیٰ مروی ہی کہ ایک گنوار  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تم لڑکو کو جو چوٹی  
 ہو یعنی پیاسی اور ہم نہیں چوستی ہیں کہ حضرت نے اسکو آؤ اَمَّا لَكَ  
 اِنْ نَفَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ التَّحَمُّلُ یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تیری دل ہی حست  
 اور شفقت و در کی ہی تو میں کیا کروں فصل حق میں مملوکوں کی  
 مالک پر فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اِخوانِکُم

بِحَاكُمِهِ اللَّهُ تَحْتَ آيِدِيكَ وَمَنْ حَلَّ اللَّهُ أَحَاةً تَحْتَ يَدِي فَلْيَطْمِئِنَّ  
 قُلُوبُكُمْ وَأَكْلُ فُلَيْبِئِهِ قَمَا يَلْبَسُ وَلَا يَحْلَفُ سِنَ الْعَمَلِ مَا يَنْفِلِبُهُ فَإِنْ  
 حَلَفَهُ مَا يَنْفِلِبُهُ فَلْيَعْبُدْ عَلَيْهِ رَوَايَتِ كِيَا اسكو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ  
 سی یعنی بہابی تمہاری بہن کرو یا ہی اسد تعالیٰ فی او نکو تمہارا زبردست  
 سو جس کی بہابی کو اسد تعالیٰ زبردست او سکا کری تو چاہیے کہ کیا او  
 او سکو جواب کہا وی اور بیٹا وی او سکو جواب پنی اور تکلیف نہ سی او  
 او س کام کی جو او سپر شکل ہو او اگر کسی کام مشکل کو حکم کری تو آپ ہی  
 او مین مدد کری او فرمایا حضرت فی اذا اصبح لاحدکم فادعہ لک طعامہ  
 کفر جائع وقد ولی حکہ ودعائہ فلیقعدہ معہ فلیأکل فان کانت  
 الطعام مشقوفا فلیأکل فلیصع فی یدہ منہ اکلہ او اکلتین روایت کیا  
 اسکو مسلم فی ابی ہریرہ سی یعنی جب تیار کری واسطی ایک کے تم مین سی خاد  
 او سکا کہ فی کہانا پر لاوی او س کہانی کو او بیشک گرمی گ اور وہ ہون  
 او ٹھایا ہی تو چاہی کہ بہا وی او سکو ساتھ اپنی تاکہ کہا وی او اگر کہانا  
 توڑا ہو او کہانی والی بہت ہون چاہی کہ گرمی او سکی ہانہ مین ایک  
 نوالہ یا دونوالی او فرمایا حضرت فی من قد ف مملوکہ وھو یبی قما  
 قال جلد یوم القیمۃ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ سی  
 یعنی جو کوئی تمہارا زینا کی لگاوی مملوک کو او روہ او س ہی پاک ہو تو تعالیٰ

روز قیامت حضرت زینا کی نارنگی جیسی مالک کو آفرمایا حضرت زینا نے  
 حضرت علیؑ کو عرض کیا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُذْیَلُّکَ مِنْکَ اَوْ لَیْسَ مِنْکَ اَنْ یُّنْقِذَکَ  
 روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عمرؓ سے یعنی جو کوئی ماری غلام اپنی کو خدا و  
 اوستی لاتی خداوند کی گناہیں کہایا اسکو طمانچہ ماری تو کفارہ اوست یا یہ سچ کہ اسکو  
 آزاد کری اور مسلم نے ابی مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنی غلام کو با  
 تھا تو بھیجی ہے ایک آواز سننے کہ اے ابی اسعد و اسعد تعالیٰ تجھ پر قادر زیادہ  
 ہے اوستی ہے کہ تو اس غلام پر قادر ہے پر جو بھیجی دیکھا میں نے تو سچ خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہا میں نے یا رسول اللہ اسکو واسطے خدا  
 آزاد کیا میں نے فرمایا اگر ایسا نکرتا تو آگ تھمکو پونجی آخر کلام حضرت  
 کا کہ اونکی مرض موت میں تھا کہ الصَّلَاةُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ رَوَّیْتُ  
 کیا اسکو بیتی نے شعب الایمان میں اسم سلمہ سے اور احمد اور ابو داؤد نے  
 علیؑ سے اسکی یعنی محافظت کرو نماز پراور مملوکوں کی حقون پراور  
 فرمایا حضرت نے تِلْکَ مِنْ کُنْ فِیْہِ یَسْتَرِ اللّٰہُ حَتْفَہُ  
 وَادْخَلْہُ جَنَّتْہُ رَفُوعٌ بِاضْعِیْفٍ وَشَفَقَہُ بِالْاَوْدِیْنِ  
 وَاحْسَنَ اِلَی الْمَمْلُوْکِ روایت کیا اسکو ترمذی  
 نے جابرؓ سے یعنی تین جنتیں ہیں جو شخص کہ اوستی دے  
 ہون اللہ تعالیٰ موت اسکی آسان کرے اور داخل کرے اسکو اپنی جنت میں

مرہائی کرنی ضعیفوں پر آؤ شغف کرنی مان آپ پر آؤ نیکی کرنی تھا  
 ملکوں کی ایک مردنی حضرت سی پوچھا کہ یا رسول اللہ کی تابعدار  
 سی قصور معاف کروں میں آپنی دو بار جواب ندیا تیسری بار فرمایا  
 کہ ہر روز شتر بار معاف کرو روایت کیا اسکو تیزی فی عبد اللہ بن عمر  
 سی اور ابو داؤدنی ابن عمر سی اور فرمایا حضرت فی آگاہ ہو خبر دیتا ہوں  
 میں تمکو ساتھ بدترین تمہاری کی بہت برا تمہارا وہی کہ کھاتا ہی  
 اکیلا اور پاتا ہی اپنی ملک کو اور نہیں دیتا ہی اپنی ریقہ یعنی دگر کہ  
 روایت کیا اسکو زرین فی ابی ہریرہ سی سنن فدی امانت اور مدو  
 کی بین قریش میں رسم تھی کہ جو کوئی موافق طاعت اپنی کی مال لانا  
 بہر مال بہت جمع ہوتا پیراوس سی غلہ اور شمش خریدتی اور موٹو خچر  
 لوگوں کو کھلاتی اور شربت پلاتی سو فیہ مراد اس مال ہی کہ شہر  
 جمع کرتی واسطی آنی جانی والوں کی آؤ واسطی مسکینوں کی کھتی  
 تھی فصل ملک چانور ہوں اونپر ہی احسان کرنا ضروری سی  
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ایک اونٹ و بلا ویکھا فرمایا اِنَّوَاللّٰہَ  
 فِیْ ضِدِّہِ الْبَقَاۃَ لَمْ یَجْعَلْہٗ فَاَزَکَبُوْہَا صَالِحَۃً وَاَزَکَبُوْہَا صَالِحَۃً  
 روایت کیا اسکو ابو داؤدنی ہمل بن خنظلہ سی یعنی ڈرو تم خدایا بیچ  
 حق ان جانوروں بی زبان کی سواری کرو اونپر ساتھ خوبی کی آؤ

چوڑ و اونکو ساتھ غریبی کی مٹ یعنی جیسی باخوبی اور پر سوارے  
 لیتی ہو ایسی ہی اونکی کسلانی پلانی میں قصور نہ کرو قسم پانچون  
 حقوق العبادی حق ہمسایہ اور صحبت اور ہم سفر کا ہی کہہ لی کو  
 منظر قرب اللہ تعالیٰ کی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نِی وَاعْبُدْ وَاللّٰهُ  
 وَلَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی  
 وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْکَنِبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنُبِ  
 وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی عبادت کرو خدا کی اور شریک  
 متکرو عبادت میں اسکی کسی چیز کو اور نیکی کرو ساتھ ان باب کی  
 نیکی کرنی اور ساتھ قربت والوں اور یتیموں اور سیکینوں اور یتیموں  
 کہ نزدیک ہو ہمسایگی اسکی یعنی گھر ساتھ گھر کی متصل ہو یا وہ کہ ہمسایہ  
 ہو اور قربت نسب میں یا دین میں رکھتا ہو اور جو ہمسایہ انسان ہو  
 اسکی ساتھ ہی اور ساتھ یا ہم صحبت کی ابن عباس اور مجاہد اور  
 فی کہا کہ صاحب الجنب ہم سفر ہی اور علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما  
 فی کہا کہ مراد اس سے بی بی بی بی اور ساتھ مسافر کی بعضی کہتی ہیں کہ  
 ابن سبیل ہی مراد وہاں ہی اور اپنی مملوک کی ساتھ یعنی احسان  
 کرو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الْجَمِیلِ ثَلَاثٌ فَجَادَ  
 لَهُ ثَلَاثَةٌ حَقُّ الْخَوَارِجِ حَقُّ الْقَرَابَةِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَجَادَ

فہم پانچون  
 میں صحبت و ہم سفر کا

لَهُ مَحَقَاتٍ حَقَّ الْجَوَارِ وَحَقَّ الْأَرْسَالِ وَجَاءَ لَهُ مَحَقٌّ وَلَحِقَ وَهُوَ  
الشَّرِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ رَوَيْتُ كَيْسَا اسْكُو ابُو نَعِيمٍ فِي حُلُمِيْنِ أَوْ  
حَسَنَ بْنِ سَنِيَانٍ أَوْ زَبْرَازِي فِي ابْنِ مَسْدُونٍ مِینِ جَابِرِ سِیِّیِ لَعْنَتِی  
پُڑوسی تین قسم کی ہیں ایک پُڑوسی ہی اوسکی تین حق ہیں حق  
پُڑوس کا اور حق قرابت کا اور حق اسلام کا اور ایک پُڑوسی ہی  
اوسکی دو حق ہیں حق پُڑوس کا اور حق اسلام کا اور ایک پُڑوسی کا  
ایک حق ہی پُڑوس کا کہ وہ مشرک ہو وی اہل کتاب سی یعنی یہودی  
یا نصرانی اور ابن عبّاسی فی عین ابیہ بن عمر سی یون سی روایت کی ہی  
کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کُفْرٍ مِنْ جَابِرِ سِیِّیِ  
یَجَارِہُ فِیْقُولُ یَا رَبِّ اسْأَلْ عَلَیْکَ اَلْحَاغَ عَلَیْ عِبْنِیْ بَابَہُ وَ مَنَعَنِیْ  
وَضَلَّہُ رَوَيْتُ کَیْسَا اسْكُو اصْفَهَانِیْ ابْنِ عُمَرَ سِیِّیِ لَعْنَتِی ہمسایہ  
ہیں پکڑنگی اپنی پُڑوسی کو دن قیامت کی اور کہیں گئی ونگا  
میری پوجہ تو اس سی کیون بند کیا اپنی اپنا دروازہ مجھ سی اور دنیا  
اپنا بچا ہوا کانا اور بخاری فی ابن عمر سی روایت کی کہ فرمایا رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ ہمیشہ جبریل مجھ کو واسطی ہمسایہ کی وصیت  
کہرتی یہاں تک کہ گمان کیا میں فی کہ قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکو  
دارت گیری اور سلم فی ابی ذر سی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ



وسلم فی فرمایا کہ جب گوشت پکاوی تو شور باز پادہ کر اور پڑوسی  
 ضیافت کر عائشہؓ فی حضرت سی پوچھا کہ یا رسول اللہ میری دو پڑوسی  
 ہیں کسکو اوئیں سی ہدیہ پہنچوں فرمایا جو کہ بہت نزدیک ہو دروازہ  
 اوسکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ  
 ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيْهِمْ رُوایت کیا اسکو  
 فی اور بخاری و مسلم میں ابی ہریرہ سی مانند اسکی ہی یعنی جو کہ ساتھ  
 خدا اور روز قیامت کی ایمان رکھتا ہو سو چاہی کہ ساتھ پڑوسی  
 اپنی کی نیکی کری اور دھماں کی غرت کری اور خواجی بات ہو کہی  
 یا جب یہی بیفائدہ نہ بولی جان کہ نیکی بت کری تجھکو اللہ تعالیٰ  
 کہ جو پڑوسی کہ دروازہ اوسکا جدا ہوتا ہی اوسکا حق ایسا ثابت  
 ہوا تو ہم صحبت اور ہم سفر کا بطریق اولیٰ حق واجب ہی چنانچہ سبب  
 ہم صحبتی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اپنی صحابہ کی کس قدر  
 تعریفیں فرمائی ہیں اور واسطی محبت اور تعلیم اذکی کی مبالغہ  
 کیا لیکن واجب ہی کہ ہم نشینی آوردوشی ساتھ ٹیکوئی کری اور  
 ساتھ کافرون اور فاسقون کی کری فرمایا حضرت فی مَثَلُ الْجَلِيسِ  
 الصَّالِحِ وَالسَّوْعِ كَمَثَلِ الْسُّلْكِ وَنَافِخِ الْكَيْلِ فَجَامِلُ السُّلْكِ اِمَّا

اَنْ يُخْزِيكَ وَاَمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاَمَّا اَنْ يَبْجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً  
 وَنَافِعًا كَثِيْرًا اَمَّا اَنْ يَخْرِقَ ثِيَابَكَ وَاَمَّا اَنْ يَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً  
 روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں آؤ گئی ہے  
 يَخْرِقُ بِيْتَكَ اَوْ ثَوْبَكَ اَوْ يَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً یعنی حال  
 ہمنشین نیک اور ہمنشین بد کا ایسا ہی کہ ہمنشین نیک مانند  
 مشک فروش کی ہے یا تجکو دیکا یا تو اوس سے خریدیگا اور ہمنشین تو  
 تجکو اوس سے خوشبو پونچی گی اور ہمنشین بد مانند و ہونکنے والی  
 بھٹی لوہار کی ہے کہ گھسیر یا کپڑی تیری جلاو دیکا اور ہمنشین تو بدبو  
 اوس سے تجکو پونچی گی اور یوں ہی حاکم اور ابو داؤد فی السنن  
 سہی و راہون فی حضرت سی روایت کی ہے کہ ہمسایہ نیک مانند  
 عطر فروش کی ہے اگر عطر تجکو ندیکا تو خوشبو تو تجکو پونچی گی اولیاً  
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم فی ابی سعید خدری ہی رد  
 کی ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ ہمنشین  
 مست مگر ساتھ سلمان کامل الایمان کی اور چاہی کہ کمانا تیرا  
 نہ کہاوی مگر پرہیزگارا و یقوی فی ابی ہریرہ سی روایت کی ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ آدمی اپنی دوست  
 دین و مذہب پر ہوتا ہی شود کیہ تو کہ کسی ساتھ دوستی رکھتا ہی

یون ہی بجاری وسلمین ابن مسعود سی مروی ہی کہ فرمایا حضرت  
 فی الزمر مع من احب یعنی آدمی آخرت میں اوسکی ساتھ ہوگا جسکو  
 دوست رکھتا ہی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَلَا خَلَا عَزَّوَجَلَّ مَعَهُمْ لِبَعْضِ عَدُوِّهِ  
 اَلَا الْمُتَّقِينَ یعنی سب دوست دن قیامت کی آپس میں دشمن ہو جاوینگی مگر  
 متقی لوگ **ف** یعنی یہ ایک دوسرے کی دوست اور خیر خواہ رہیں گی  
 اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ لوگ روز قیامت کی دوستی کرنی پرستہ  
 بری آویسوں کی افسوس کریں گی اور کہیں گی یا وئلتی لیتنی لخر  
 اتخذ فلانا خلیلاً یعنی ای ہلاکی میری کاش نہ پکڑتا میں فلانی  
 شخص کو دوست مولوی روم کہتی ہیں **س** وورشوا از اصل طیارہ

یار بد بدتر بود از یار بد

یار بد تنہا ہی بچان نہ

یار بد بچان نہ

صحبت صالح تر اصالح کند

صحبت طالح تر اطالح کند

صحبت نیکانہ از نیکان کند

صحیحین میں ابی ہریرہ ہی مروی ہی ایک

حدیث طویل میں رسول کریم سی حق میں جماعت ذاکرین کی کہ جو

اللہ تعالیٰ اوپر رحمت کرتا ہی اور خشتا ہی تمام ہنشینوں اونکی کو

تو ایک فرشتہ فرشتوں سی کہتا ہی اسی پروردگار ایک مروی گئی

انہیں نہیں ہی کسی کام کو آکر پاس اونکی بیٹھتا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا

ہی کہ اوسکو ہی میں فی بخشا وہ ایسی لوگ ہیں کہ ہنشین اونکی

ہی کہ اوسکو ہی میں فی بخشا وہ ایسی لوگ ہیں کہ ہنشین اونکی

ہی کہ اوسکو ہی میں فی بخشا وہ ایسی لوگ ہیں کہ ہنشین اونکی

ہی کہ اوسکو ہی میں فی بخشا وہ ایسی لوگ ہیں کہ ہنشین اونکی

نہیں ہوتا ہی اور اس پر اسطیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ہمنشین بد اور ہمسایہ بد سی ساتھ خدا کی پناہ چاہی ہی طبرانی فی عقبہ  
 بن عامر سی روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی دعا  
 میں کہتی تھی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمٍ الشُّوْعُ وَمِنْ سَاعَةِ الشُّوْعِ  
 وَمِنْ لَیْلَةِ الشُّوْعِ وَمِنْ صَاحِبِ الشُّوْعِ وَمِنْ جَارِ الشُّوْعِ فِیْ دَارِ الْمَقَامَةِ  
 یعنی الہی پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیری بُری دن سی اور بُری  
 ساعت سی اور بُری رات سی یعنی اوس دن اور اوس ساعت اور  
 اوس رات سی کہ اُوٹھیں بُرائی واقع ہوا اور ہمنشین بُری سیہ اور ہمسایہ  
 بُری سی یعنی ہمنشین اور ہمسایہ سی کہ مصدر بُرائی کا ہوا اور ہمسایہ کہ خانہ  
 اقامت میں ہمسایہ ہو اور واسطے بچاؤ ہمسایہ بد کی رسول کریم صلی  
 بیع کرنے میں زمین کی حق شفعہ واجب کیا ہی فائدہ سواہل شفعہ کو  
 چاہیے کہ اگر خریدار نیک مروی تو طلب شفعہ نکرتی اور جو بُرا ہو  
 تو خریدنی اوسکی سی راضی نہو چہ پٹا قسم حقوق العباد سی حق عامہ  
 سونین کا ہی خاص کراؤ نہیں سی حق اس کی کیا ہی کہ عاجز و ضعیف  
 اور یتیم اور مسکین یا بیمار یا بیوہ ہو اور حق مسافر اور مہمان کا کہ آد  
 فرمایا اللہ تعالیٰ لَیْ وَ اِنَّ الْمَالَ عَلٰی حَبِیْبِهِ دُوَّ الْقُرْبٰی وَالْمِیْمٰی وَالْمَسَاكِیْنِ  
 وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالسَّائِلِیْنِ وَفِی الزَّوْاِبِ اور فرمایا اِنَّ ظِلَّ الْقُرْبٰی بِحَقِّهِ

وَالْمَسْكِينُ وَابْنُ السَّبِيلِ یعنی نیک کام گریو والا وہی جو دیوی مال  
 او پرستی خدا کی قربانیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں  
 اور سائلوں کو اور سچ آزاد کرنی غلاموں کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی  
 قَامَا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَرْ یعنی یتیم پر قہر مت کر اور سائل  
 کو مت جبر کر اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ  
 فِي الْجَنَّةِ مُلْكًا اورایت کیا اسکو احمد اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی  
 فی سہل بن سعد سی یعنی میں اور بوجہ او ہمایو والا یتیم کا جنت میں سطر  
 ہونگی اور اشارہ کیا اپنی دوا و کلیوشی یعنی دوا انگلیاں لے کر اور فرمایا مَنْ  
 كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَوْمَ ذَلِكَ  
 وَضِيْفَتُهُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ روایت کیا  
 اسکو بخاری و مسلم فی ابی شریح الکعبی سی یعنی جو کہ ایمان رکھتا ہو خدا  
 اور روز قیامت پر تو چاہی کہ بزرگی کری اپنی مہمان کی ایک  
 رات دن او سکی مہمانی میں چاہی تکلف کری اور مہمانی میں نہ  
 تکس ہی اور بعد او سکی صدقہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی لِسَائِلٍ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى الْفَرَسِ روایت کیا اسکو ابو داؤد  
 فی امام حسین اور علی رضی اللہ عنہما سی اور احمد فی امام حسین سی یعنی  
 سائل کا حق ہوتا ہی اگرچہ گھوڑی پر چڑھ کر آیا ہو یعنی اگرچہ غنی ہو

حالانکہ سوال کرنا منی کو حرام ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فِي الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتَّةٌ بِالْعُرْفِ يَسْلَمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهِ وَ  
 يُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَكَبَّرَتْهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُ إِذَا أَحْرَصَ وَيَتَّبِعُ خِذَاقَهُ  
 إِذَا مَاتَ وَحُجَّتْ لَهُ مَا شَيْبَ لِنَفْسِهِ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی  
 اور ابوداؤدنی علی شہی اور نسائی نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی عیسیٰ  
 مسلمان کی مسلمان پر چہ جن ہیں سلام کری اوکو جب ملاقات کری  
 او جواب دی جو بلاوی یا قبول دعوت اوکی کری اور ہر جگہ اللہ  
 کہی جو چھینک کر الحمد للہ کہی اور پوچھنا کری جو بیمار ہو اور اوکی جنازہ کی  
 ساتھ جاوی جو مر جاوی اور دوست رکھی اسطی اوکی جو کچھ دوست کہی  
 واسطی اپنی بہانگی اور اصفہانی نے علی شہی اور انہون نے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے بیشک اگر ایک تمہارا چہو  
 ہر جگہ اللہ کنہا واسطی بہائی اپنی کی جب وہ چھینک کر الحمد للہ کہی  
 تو مطالبہ کری گچا وہ روز قیامت کی اور یون ہی ابو نعیم نے سعید بن  
 جبیر سے روایت کی اور مسلم نے ابی یوسف سے روایت کی کہ اگر کوئی  
 بعد چھینکنی کی الحمد للہ کہی تو واسطی اوکی ہر جگہ اللہ کہیں اور جو  
 نہ کہی تو نہ کہیں اور بخاری و مسلم نے ابی سعید خدری سے روایت کی کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیز کرو راہون پرہیزی سے

کہنا صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ راہوں پر بیٹھیں ہی چارہ نہیں کہتی فرمایا  
 کہ تو راہ کا حق ادا کرو کہ انہوں نے کہ حق راہ کا کیا ہی فرمایا کہ آنکھ بند  
 کر لینا حرام سی اور نیدانہ پونچانا اور سلام کا جواب دینا اور حکم کرنا ساتھ  
 مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سی یعنی اچھی باتوں کا لوگوں کو  
 حکم کرنا اور بُری باتوں سی منع کرنا اور ابوداؤد نے عمرؓ سے اس قصہ میں  
 زیادہ کیا اور فریاد سی کروینچ رسیدہ کی اور راہ تباہ راہ بولی ہوئی کہ  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذَا خِيتِمَةُ يُحْيِيَةٌ فَخَيَّوْا بِأَحْسَنِ مَنَاسِكِهَا وَدُّوْهَا**  
**إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا** یعنی جب کوئی سلام کرے تو جواب نہ دینا  
 اسکی یا بہتر اس سی یعنی جواب میں السلام علیکم کی کہو وعلیکم السلام  
 یا لاؤا وسمن ورحمۃ اللہ دیا ورحمۃ اللہ وہرکاتہ وسلم فی الی ہریرہ سی  
 روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دخل بیشت  
 میں نہوگی بیان تک کہ ایمان لاؤا وایمان کامل نہوگا بیان تک  
 کہ آپس میں دوستی کرو پھر فرمایا کہ خبر ورون میں تمکو اوس چیز کی جس  
 آپس میں تم دوست ہو **أَفْشَوْا السَّلَامَ عَلَیْکُمْ** یعنی بہت کرو آپس میں  
 سلام اور یہی فی ابن مسعودؓ سی اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے روایت کی کہ جو کوئی پہلی سلام کرے یا ہی پاک ہو تا ہی تکبیر  
 کسی نے حضرت سی پوچھا کہ اسلام کی عادتوں سی کون عادت بہتر ہی

فرمایا کہ ملا تو کہا نا اور کہ تو سلام کر سیکو خواہ پہچانی تو اسکو یا پہچانی  
 تو آیت کریمہ اِذْ لَمْ يَتَّبِعْهُ اَکْرَحَ حق میں سلام کی نازل ہوئی لیکن ساتھ  
 عموم لفظ کی دلالت رکھتی ہے اس بات پر یہی کہ کوئی مسلمان ساتھ  
 کسی مسلمان کی جو کچھ نیکی کری جیسے بیچنا تحفہ یا ذکر خیر یا اشارہ سلام  
 کا ساتھ ملتا ہے کہ پہر یا تو واضح کرنا یا اکثری ہونا یا مصافحہ یا معانقہ کرنا یا  
 مانند انکی کہ دلیل انہما محبت کی ہو وی طرف ثانی کو چاہیے کہ بدلہ اسکا  
 مانند اسکی کری یا بہتر اس میں کری کلمہ اِنَّ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ حَسْبٌ  
 اس پر دلالت رکھتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب کرے نہ الا ہی احمد  
 اور ترمذی فی ابی امامہ سی روایت کی کہ حضرت فی فرمایا پورا سلام تمہارا  
 مصافحہ ہی یعنی سلام کی بعد مصافحہ ہی کر لیا کرو تاکہ پورا ثواب سلام  
 کا پاؤ اور فرمایا حضرت فی آپس میں مصافحہ کرو کینہ دور ہو اور التمسین  
 تحفہ بھیجی محبت زیادہ ہو اور کینہ جاتا رہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فی کہ اگر دو مسلمان آپس میں مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی  
 نہ رہی سب گریٹرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ابو ذر کو نبیل میں  
 لیکر فرمایا کہ یہ کام بہت اچھا ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد فی ترمذی  
 یعنی ساتھ ان الفاظ کی جو اصل نسخہ حقیقۃ الاسلام میں ہے چہرہ  
 اسکو ابو داؤد اور جامع الوصول اور شکوۃ شریف میں دیکھا گیا



بکیر حدیث نہیں ملی بلکہ یہ روایت ابو ذر کی اسطرح کتب مذکورہ میں آئی  
 بن بشری مروی ہے کہ نقل کی اونہوں نے ایک شخص سے کہ وہ بنو غمرہ  
 سے تھا کہا اونی کہ کہا میں نے ابو ذر سے کیا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم مصافحہ کرتے تھے جسوقت کہ ملتی تھیں وہی کہا ابو ذر نے نہیں ملتا  
 کی سنی اونی کہی مگر کہ مصافحہ کیا اپنی مجھ سے اور یہی میری پاس ایک ن  
 یعنی شخص کو بلانے کی لیے اور تمہا میں اپنی گھر میں پس جب آیا میں تو خبر  
 دیا گیا میں پس آیا حضرت صلعم کی پاس اور حضرت بیٹی ہوئی تھی تخت پر  
 پس گلی سے لگایا جھکویں ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے سبب  
 راحت اور برکت کی نقل کی ابو داؤد نے واللہ اعلم بالصواب اور انحضرت  
 فی فرمایا لا یجوز للرجل ان یجوز آخاۃ فوق ثلاث یتقین فیخرجن  
 منہن او یخرجن منہن او یخرجن منہن الذی یبدؤ بالسلام روایت  
 کیا اسکو بخاری و مسلم نے ابو ایوب انصاری سے یعنی حلال نہیں ہے  
 کسی مرد کو کہ ترک کری ملاقات بہائی اپنی کی تین ونسی زیادہ ملاقات  
 کرین و ونون پہر نہ پھرین ایک دوسری بہتر نہیں ہے وہی جو  
 سبقت کری سلام کرنی میں اور ابو داؤد نے حضرت عائشہ سے اور انہوں  
 نے حضرت سے روایت کی کہ فرمایا کہ مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ زیادہ تین  
 دن سے چوڑی بہائی کو پہر جب ایک نے دوسری ملاقات کی

اور سلام کیا تین بار اور اونٹی جواب نہیں دیا تو گناہ دو دنوں کا اپنی  
 اور پر لیا اور اس حد درجہ اور اونٹی ابی ہریرہ سے روایت کی کہ آنحضرت  
 فی فرمایا کہ حلال نہیں ہے مسلمان کو کہ بہائی مسلمان اپنی کو زیادہ تین  
 دن سے چھوڑ دی اگر زیادہ تین دن سے ترک کرے گا مرگاد و زخم میں  
 داخل ہوگا اور او را و اونٹی ابی ہریرہ سے روایت میں ہے کہ  
 مذکور کی نقل کیا جو تین روز گزین تو چاہی کہ ایک دوسری ملی اور  
 سلام کری اونٹی جواب دیا تو دو دنوں ثواب میں داخل ہوئی اور جو  
 جواب نہ دیا تو گناہ آسیر باقی رہا اور اونٹی گناہ سے جدائی کی اور باہر ہوا  
 اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی ایاکُمْ وَالطَّلَبُ  
 فَإِنَّ الظَّلَّ الْكَذِبَ الْحَدِيثُ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحْاسَسُوا وَلَا  
 تَبَاغَضُوا وَلَا تَكْرَهُوا كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا  
 تَنَافَسُوا رِوَايَتِ ابی ابی ہریرہ سے یعنی دو رہو بھگانی سے کہ بھگانی  
 بڑی جھوٹی بات ہے یعنی اگر کوئی کسی کا عیب بیان کرے تو نہ سنو  
 اور عاصی نہ کرو یعنی بیچ عیبوں آدمیوں کی کوشش کر کی دریا  
 کرنا اور آپس میں حسد نہ کرو کہ غیر کی بہتری دیکھ کر ناخوش نہ ہو اور آپس  
 بغض اور عداوت نہ کرو اور آپس میں ساتھ ایک دوسرے کی پشت پیرو  
 روگردانی نہ کرو اور ہونہی خدا کی آپس میں بہائی اور ایک ایستہ میں

آیا ہی وَاَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ یعنی ہر کوئی اچھی چیز اپنی طرف نہ کیجئے کہ دوسری  
 اس میں شراکت نہ جاہی اور فرمایا اَوْسِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فِی  
 کہ دروازی بہشت کی و در شبنی او خیشینی کو کشتی ہیں اور اللہ تعالیٰ  
 ہر مسلمان کو بخشد تیاہی مگر اون دو شخصوں کو جو آپس میں عداوت  
 رکھتی ہوں اور کتابی چوڑ دو انکو یہاں تک کہ آپس میں ملاپ  
 کریں روایت کیا اسکو مسلم فی ابی ہریرہ ہی اور شروی ہی کہ فرمایا  
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فی کہ روز قیامت کی ایک مرد ایک  
 مرد کو پکڑی گا وہ کہی گا کہ تو مجھ سے کیا کام کرتا ہی میں تمکو نہیں  
 پہچانتا ہوں وہ کہیگا کہ تو مجھکو بڑا کام کرتی دیکھتا تھا یعنی میں  
 برائی کرتا تھا اور تو دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہیں کرتا تھا یعنی منع کرنا  
 خلاف شرع کا ہون ہی فرض ہی اور جو جانی کہ وہ عوانی گا تو نہیں تھا  
 اور فرمایا حضرت فی لَکُم مِّنْ عَمَلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ یَّزِیْدُکُمُ الْبَاقِیَ رُوایت کیا  
 اسکو بخاری و مسلم فی جریر بن عبد اللہ ہی یعنی رحم نہیں کرتا ہی ہر  
 اور ہر نہین رحم کرتا ہی لگو نویز اور فرمایا اَلْوَالِدُ یُحِبُّ مِمَّا یُحِبُّ اَبُوہُمُ  
 اَوْحُمُوْا سَمِیْ فِی الْاَدْرِضِ یُحِبُّکُمْ مِّنْ فِی الْاَشْمَاکِ رُوایت کیا اسکو ابو داؤد  
 اور ترمذی فی عبد اللہ بن عمر ہی یعنی رحم کرنا لگو کہ رحم کرتا ہی رحم  
 رحم کر زمین والوں پر رحم کری تیرا اللہ تعالیٰ کہ حکم اسکا جاری

آسمان میں اور رحم کرین فرشتے آسمان کی اور فرمایا میں کہو یوحنا  
 صَحِيحًا وَاَوْكُرْخِيفَ كَيْفَ تَا فَلَكَسَ مَّارَ وَاَبْتَ كَيْا اسکو بخاری فی از  
 میں اور ابو داؤد فی ابن عمری یعنی حسنی نہ رحم کیا ہماری چوٹی پر  
 اور نہ پیچا ناحق ہماری بڑے کا سودہ ہم میں ہی نہیں ہی اور فرمایا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی نہیں ہی جو ہوٹہ بولنی والا و  
 جو ملاپ کر اوی لوگوں میں اور کہے نیکیات اور پوچھا وی پیغام  
 نیک اس حدیث کو بخاری و مسلم فی ام کلثوم بنت عقبہ سی ریت  
 کی ہی اور احمد اور ترمذی فی اسما بنت یزیدی روایت کی کہ فرمایا  
 حضرت فی حلال نہیں ہی جو ہوٹہ بولنا مگر تین جگہ جو ہوٹہ بولنا بی بی  
 اپنی سی اوسکی راضی کر نیکو اور جو ہوٹہ بولنا جنگ کفار میں یعنی  
 اوسطی سی کہ عہد شکنی نہو اور جو ہوٹہ بولنا واسطی صلح کی لوگوں میں  
 اور فرمایا حضرت فی اَلَا اُحَدِّثُکُمْ اَفْضَلَ مِنْ دَسَاجَةِ الصَّيَاغِ الْقَدَّةِ  
 وَالصَّلَاةِ یعنی حضرت فی صحابہ کو فرمایا کہ خبر و دن میں تمکو اوس چیز  
 کی کہ افضل ہو درجی میں روزی اور صدقی اور نمازی عرض کی  
 صحابہ فی کہ ہاں خبر و بی بی یا رسول اللہ فرمایا اَلَا صَلَاحٌ ذَاکَ الْبَیِّنِ  
 وَنَسَاؤُ دَابِ الْبَیِّنِ یعنی ملاپ کرنا لوگوں میں افضل  
 ہی روزی اور صدقی اور نمازی اور فساد کرنا لوگوں میں جالۃ ہی

یعنی تراشنی والا وردہ کر نیوالا دین کا روایت کیا اسکو ابو داؤد  
 اور ترمذی نے ابی الدرداء سی اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور فرمایا حضرت  
 فی دین الیکم داء الا موفیکم الحسد والبغضاء علی الخالقۃ  
 لا أقول یحلی الشجر لکن یحلی الذین روایت کیا اسکو احمد اور  
 ترمذی نے زبیری یعنی اُسے طرف تمہاری ایک بیماری جو اگلی امتوں  
 میں تھی آپس میں حسد اور بغض کرنا یہ صفت حلقہ ہی یعنی  
 تراشنی والی نہیں کٹا ہوں کہ بالو نکو تراشنی ہی بلکہ دین کو ترا  
 ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی تجوہد سی بیشک  
 حسد کما تابی نیکو نکو جیسی کہاتی ہی اگ لکڑی کو روایت کیا  
 اسکو ابو داؤد نے ابی ہریرہ سی اور فرمایا حضرت علیہ السلام فی  
 ایاکم و سوء ذات البین فانہا الخالقۃ روایت کیا اسکو ترمذی  
 نے ابی ہریرہ سی یعنی بچو بدی سی و میان لوگوں کی کہ صفت  
 تراشنی والی ہی دین کو اور فرمایا حضرت فی من ضاقت ضاقت  
 من ساق شاق اللہ علیہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ترمذی  
 نے ابی صہیرہ سی یعنی جو کوئی ضرر پہنچاتا ہی اور کو ضرر پہنچاتا  
 ہی اللہ اسکو اور جو کوئی مشقت میں ڈالتا ہی اور کو مشقت  
 میں ڈالتا ہی اللہ اسکو اور ترمذی نے ابی ہریرہ سی

روایت کی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ماحون ہی  
 و شہنص جو ہو منو کو ضرر پہونچاتا ہی یا فریب کرتا ہی ساتھ ہی  
 اور ابوداؤد نے سعید بن زید سی آور وہ سرور عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سی روایت کرتی ہیں کہ فرمایا بدترین زبان راہی  
 کرتا ہی پنج آبرو کسی مسلمان کی ناحق اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے مَنِ اعْتَدَى إِلَى أَخِيهِ فَلَهُ يَغْدِرُهُ وَلَهُ يَنْقُلُ  
 عُنْدَ رَبِّهِ نَارًا كَيْفَ يَمِثِلُ خَطِيئَتَهُ صَاحِبِ مَكْسٍ وَآيَتِ كَيْفَ انْكَو  
 بهتقی فی جابری یعنی جو کوئی عذر چاہی طرف بہائی اپنی کی آور  
 عذر قبول نہ کری ہو گا گناہ او سپر مانند گناہ صاحب ابداری کی صبا  
 مکرر و سکو کی ہیں جو راہ میں بیٹھ کر سودا گرون اور مسافرون سی  
 بغیر حق شریع کی کچھ چیز مال او کی سی لیتا ہی اور یہ بڑا گناہ جان تو  
 نیکہ سخت کرسی تجھ کو اللہ تعالیٰ کہ حق دینی بہائی بندی کا بہت  
 ہی سبب حقون سی اس واسطی کہ حق قربت نسبتی کی واسطہ  
 مان رہا پ ہیں اور بہائی بندی دینی میں واسطہ خدا اور رسول  
 کہ ہم باپ سب مومنوں کی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَللّٰهُ اَوْفَى  
 بِالْحَقِّ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَآزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ اور قرارت  
 میں ابی بن کعب کی پڑا گیا و کھو آب لَحْمٌ لِّعَيْنِي نَبِي صلی اللہ علیہ

واکہ وسلم اولیٰ بن سائتہ تصرف کی مومنین جانوں اوکھی سی اور  
 بیسیان حضرت کی مائیں ہیں مومن کی اور حضرت باب ہیں  
 مومن کی اور سنی واسطی اسد تعالیٰ فی فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ  
 وَاصِلَةٌ اَبْنَاءُ اِخْوَتِهِمْ يَعْنِي سب مومن آپس میں بہائی ہیں سوا  
 کرد و بیسیان بہائیوں اپنی کی بنا بر بہائی بندی دینی کی ملائکہ واسطی  
 مومن کی استغفار کرتی ہیں اسد تعالیٰ فرماتا ہی اَلَّذِينَ يَخْلَفُونَ  
 الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ  
 اَمْرُ الْاٰلِیَّہِ اور فرماتا ہی اَلَّذِينَ يَسْتَسْقُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ  
 لِمَنْ فِي الْاَرْضِ یعنی حائلان عرش اور وہ ملائکہ جو گرد اوکھی ہیں تسبیح  
 کرتی ہیں ساتھ حمد پروردگار اپنی کی اور سفرت مانگتی ہیں واسطی  
 اون لوگوں کی جو ایماندار ہیں اور ملائکہ تسبیح کرتی ہیں ساتھ حمد  
 پروردگار اپنی کی اور واسطی اہل زمین کی سفرت چاہتی ہیں سوال  
 اگر حق بہائی بندی نبی کا بہائی بندی نسبی اور اور حق شناسی بالاتر ہی  
 تو پھر تو نبی بہائی بندی نسبی کو کیوں پہلی لکھا اور اسد تعالیٰ فرماتا ہی  
 وَاُولَٰئِكَ اَرْحَامٌ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْوٰمِنِیْنَ  
 وَ الْمُهَاجِرِیْنَ یعنی اقربا ہی نسبی بعضی ساتھ بعضی کی اولیٰ اور بہترین  
 مومن اور مہاجرین سی اور سلیلی سیرت قرابت نسبی میں ہی تیرا

اسلامی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا الصَّدَقَةُ عَلَى  
 الْمُسْكِينِ مَدَقَةٌ وَبِئْسَ دِيْنٌ لِّقَوْمٍ جَعَلُوا مَدَقَةً وَصَلَاةً رَوَايَتِ  
 اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ فی سلیمان بن سامری  
 یعنی صدقہ دینا مسکین کو ثواب ایک صدقہ کا رکستا ہی اور وہ  
 قرابتی کو دینا و ثواب رکستا ہی ایک صدقہ کا اور ایک صلہ جسم کا  
 جواب قرابت نسبی وغیرہ جسکا اوپر ذکر ہوا ہی اون سب میں اسلام  
 شرط ہی اور سب جگہ اسلام معتبر ہی معنی آیت کی وہ ہیں کہ قرابت  
 جو مسلمان میں ہو منوں ہی اور مہاجرین جو قرابت نسبی نہیں کرتی  
 وہ بہترین اور وارث مقدم اور مراد حدیث کی وہ ہی کہ صدقہ دینا  
 مسکین مسلمان اجنبی کو ایک ثواب رکستا ہی اور ذی حم کو دینا جو  
 مسکین اور مسلمان ہو و ثواب رکستا ہی اسلی قرابتی اگر کافر ہوں  
 سیرت از نکو نہیں پونختی بلکہ عامہ یونین کو پونختی ہی اور بیت المال  
 میں کہ نرانہ عامہ یونین کا ہی داخل کیا جاوی اگر آپ ہی کافر ہو اگر  
 نفقہ او مسکاں پر واجب ہی لیکن محبت اور دوستی اوس ہی کو نہ آجاتا  
 بلکہ نیراری کرنا چاہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی مَا كَانَ لِلْبَنِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا  
 اَنْ يَكُنْ لَهُمْ اَصْحَابٌ مِمَّا كَفَرُوا وَلَوْ كَانُوا اُولِي قُرْبَىٰ مِنْكُمْ لَمَا كَانَ  
 لَهُمْ اَتْرَافٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْمَحْجَمِ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ الْاَبْرَارِ اَنْ يَكُنْ لَهُمْ



مَوْعِدٍ وَبَعْدَ مَا آتَاكَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّءَ مِنْهُ لَعْنَةُ  
 نَبِيِّنَ الْأَوَّلِيِّ هُوَ تَابَنِي كَوَاوِرِ مَوْنُونِ كَوَاوِرِ مَغْفَرَتِ چابین واسطی شکر کوئی  
 اگر چه وہ ہوں قربانی بعد اسکی کہ ظاہر ہو واسطی اونکی کہ وہ دوزخی ہیں  
 اور نہ تا مغفرت چاہنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطی باپ اپنی کی مگر  
 وعدی کی کہ اونکی باپ فی اوشی وعدہ کیا تھا کہ مسلمان ہو گا چہر  
 ظاہر اونکو کہ یہ خدا کا دشمن ہی اوس سی بیزاری کی فائدہ حدیث  
 كُلُّ نَسَبٍ وَصِهْرٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصِهْرِي حَدِيث  
 صحیح ہی ابن عساکر فی ابن عمر سی روایت کی یعنی ہر قربت نسب ہی اور قرا  
 خٹری اور وادی کہ ہو وی وہ قیامت کی ذر منقطع ہو جاو گی مگر  
 قربت نسب ہی اور صہری سیری مراد حضرت کی نہیں ہی کہ قربت  
 سب مونسون وغیرہ کی منقطع ہو جاو گی مگر قربت پاک سیری بلکہ  
 مراد وہ ہی کہ تمام مسلمان فرزند سیری ہیں نسب اور صہر مونسون کا  
 منقطع نہو گا نسب اور صہر کا فرود نہا منقطع ہو گا دلیل اس تفسیر پر وہ  
 کہ اللہ تعالیٰ مونسون کی حق میں فرماتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَآلَهُمْ  
 ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ  
 مِنْ شَيْءٍ لَعْنَةُ نَبِيِّنَ وَهَ لَوْ كَ اِيْمَانِ لَا نِيْ هِيْنِ اور اولاد اونکی تابع اونکی  
 ہی ایمان میں اونکی اولاد کو بہشت میں ساتھ مرتبی باپون کی ملاو

ہم اور بنی یونکی سی کچھ کم نکرین گی ہم اور یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِندَ اللَّهِ إِلَّا صَافِيَةٌ  
 وَمِمَّا كَسَبْتُمْ لَنَا یعنی تمہاری مال اور اولاد ایسی نہیں کہ قریب کرویں تم کو  
 ہماری نگر اور تمہارے کہ ایمان لایا اور نیک کام کیا یعنی اوس کا  
 مال اور اولاد نیک موجب قرب الہی کا ہوتی ہی اور کافر و نکی حق  
 میں فرمایا لَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ یعنی نسب اونکی و میان  
 اونکی نہ رہے گی روز قیامت کی فرمایا تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ قطع  
 ہو جائے گی ذاتی اور شتی ان آیتوں اور حدیثوں نبی صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی سی معلوم ہوتا ہے کہ نسب مومنون میں باقی رہے گا اور  
 ایک دوسرے کو مفید ہوگا بسبب قرابت کی اور بسبب دوستی کی بھی  
 اور کافر و نکو کچھ فائدہ نہ کرے گا یَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ  
 وَمَا حَبَّبَتْهُ وَبَيْنَهُ الْأَخْلَاقُ يَوْمَئِذٍ يُفْعَلُ بِهِمْ لِبَعْضِ عَدُوِّ  
 إِلَّا التَّقِيْنَ یعنی قیامت کو بہا لے گا مروانی بہائی سی اور اپنی مان  
 باپ سی اور اپنی چوروی اور اپنی اولاد سی اور دوست اور سدا  
 دشمن ہو جائے گی مگر متقی لوگ غرض اس کلام سی وہ ہی کہ سب  
 حقون مذکورہ میں جو کوئی اسلام اور تقویٰ میں افضل اور زیادہ  
 قوی ہوگا وہی واسطی دوستی اور صلہ رحمہ کی اولیٰ اور زیادہ حقیقی ہوگا

واسد اعلم ساتوین قسم اور بعض حقون ہی وہ ہی کہ بندہ اپنی اختیار  
 سی اپنی اوپر لازم کر لی اور یہ اسد تعالیٰ کی حقون میں ہی اور  
 آدمیوں کی حقون میں ہی اور ہر ایک انہی تین قسم پر ہی قسم لی  
 وہ ہی کہ سبب واجب ہونے اسکی کا عبادت ہو وی و دوسرا وہ کہ سبب  
 واجب ہونی اسکی کا گناہ ہو وی تیسرا وہ کہ سبب واجب ہونی  
 اسکی کا کوئی امر مباح ہو فصل حق اسد تعالیٰ کا کہ سبب واجب  
 ہونی اسکی کا طاعت ہی وہ نذر رہی ساتھ عبادت کی اگر نذر کر  
 ساتھ عبادت مقصود کی کہ جنس اوس عبادت کی فرض ہو وی چہی  
 نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج وہ نذر بدون شرط کی ہو یا ساتھ اس شرط  
 کی کہ موجب شکر کا ہو نعمتوں دینی یا دنیوی سی چنانچہ کہی کہ جو بیار  
 میرا چنگا ہو جاوی یا کوئی گیا ہو آجاوی تو روزہ رکھون گا میں پورا  
 کرنا ایسی نذر کا فرض ہی بعد واجب ہونیکے یعنی سبب پائی جانے  
 شرط کی بیج صوت ثانی کی فرمایا اسد تعالیٰ نِی وَ لَیْوَ فُؤَادُ وُظْمُ  
 یعنی اور چاہی کہ پوری کریں منتیں اپنی اور جو کہ ساتھ عبادت  
 غیر مقصود کی کری چنانچہ نذر کری کہ واسطی ہر نماز کی تازہ وضو  
 کیا کرو گا پورا کرنا اوسکا مستحب ہی و جب نہیں ہی اور نذر ماننا ساتھ  
 کسی گناہ کی باطل ہی چنانچہ کہی کہ جو فلاں بیار میرا چنگا ہو جاوی تو

ساتوین

قسم کی گائی

تو گیت گواؤن گایاناج کر اوون گا فرمایا حضرت فی کلامہ دینی مخصیصہ  
 اللہ یعنی نذر کرنا ساتھ گناہ کی جائز نہیں ہی اور نذر ساتھ کسی مریض  
 کی ہی لغوی اور نذر کرنا سو ای خدا کی واسطی خمیر یا کسی کی و لیوسی  
 گناہ ہی قریب شرک کی فصل پنج حق اللہ تعالیٰ کی کہ سبب  
 او سکا امر مباح ہی مانند کفارہ شہم کی بعضی اوقات میں اور قضا  
 رمضان کی بعد افطار سا فرمایا سار کی واسطی وزہ رمضان کی کہ  
 سبب واجب ہونی قضا کا ہی فصل پنج حق اللہ تعالیٰ کی کہ سبب  
 او سکا معصیت ہی مانند خود کی کہ سبب زنا یا چوری یا شرب پنی  
 یا ہمت لگانی زنا کی واجب ہونی میں اور کفارہ کی کہ سبب افطار  
 روز کی یا سبب قتل خطا کی یا زنا کی واجب ہونی میں فصل پنج  
 حق العباد کی کہ سبب او سکا طاعت ہی جیسا کہ وفا کرنا کسی کی عہد کا  
 کہ ضروری فرمایا اللہ تعالیٰ فی وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَاتِبٌ  
 مَسْئُؤَلٌ یعنی وفا کرو عہد کو بیشک عہد پوچھا جاوی گا ساتھ اس کی  
 فرمایا حضرت فی الْعِدَّةُ دینار وایت کیا اس کو طبرانی فی علی اور  
 ابن مسعودی اور روایت کیا ابن عباس کہ فی علی ہی اور انہوں نے  
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی الْعِدَّةُ دینار وایت و بیل المین و عِدَّةُ قَحْرٍ  
 أَخْلَفَ و بیل المین و عِدَّةُ قَحْرٍ أَخْلَفَ و بیل المین و عِدَّةُ قَحْرٍ أَخْلَفَ یعنی

وعدہ حکم قریش کا کہ تم تا ہی ہلاکت ہی اوسکی جو وعدہ کمری پھر وفا  
 نہ کری یہ کلمہ تین بار تاکیداً فرمایا اور بخاری و مسلمین ابی ہریرہ سے  
 مروی ہے کہ حضرت فی فرمایا آیتُ الْكُفَّارِیْنَ تِلْكَ اَیُّهُمُ الْمُسْلِمُونَ  
 صَاحِبُ وَصَلٰی وَ زَعَمَ اَنَّہُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اَتَّفَقَا اِذَا اَحَدٌ کَذَبَ  
 وَ اِذَا وَعَدَ اَحَدٌ اَحْلَفَ وَ اِذَا اُعْمِنَ خَانَ یعنی نشانی منافق کی تین ہیں  
 مسلمین زیادہ لایا اور کہا اگرچہ روزہ رکھی اور نماز پڑھی اور یہی کہ  
 میں مسلمان ہوں ایک نشانی وہ کہ جب بات کہی جو ہوشیاری اور  
 جب وعدہ کمری وفا نہ کری اور جب اوسکو امانت سونپی جاوی نہ جاتا  
 کمری اور عبداللہ بن عمر سے مروی ہے فرمایا حضرت علیؓ علیہ السلام  
 وسلم فی کہ چار چیزیں ہیں جس میں بی چاروں ہوں وہ منافق ہے جب  
 اوسکو امانت سونپی جاوی خیانت کمری اور جب بات کہی جو ہوشیاری  
 کہی اور جب عہد کمری پورا نہ کری اور جب لڑھی جو کمری ساتھ  
 سیکلی گالی دے اور حق العباد کہ سبب اوسکا ایک امر مباح ہو  
 وہ فرض ہے اور مانند اوسکی کہ بسبب مول لینی اور چینی اور اجارہ  
 دینی اور اجارہ لینی اور عاریت لینی اور امانت لینی اور قرض لینی  
 اور نکاح اور مانند اوسکی کی لازم ہوتا ہے و اگر ان قولہ کا لیں  
 بچی ہوئی مال کا بعد قبضہ کرنی قیمت کی خرید کر اور مرہون

شرکاء کا خاوند کو اور سو پنہا مکان کا صاحب شفعہ کو اور پورا وینا  
 قیمت کا اور قرض اور میرا و اجرت کا اور پیر وینا ساریت کا اور نہایت  
 کا اور باندہ و نکی کا فرائض سی ہی اور حقون اللہ تعالیٰ کی سی کہ احتمال  
 مغفرت کا کہتی ہیں اولی واسطی اور اکی ہیں اور ضایع کرنا ان حقوق کا  
 اور نہ ادا کرنا قرضوں کا احتمال عدم مغفرت ہونی کا ہی فرمایا رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم النبی للشیہید کل ذنب الا الذین یروا  
 کیا اسکو مسلم فی عبد اللہ بن عمری یعنی بخشا جاویگا واسطی شہید  
 کی ہر ایک گناہ سوای قرض کی اور فرمایا مطلقاً یعنی طمکوڑ و آیت  
 کیا اسکو بخاری و مسلم فی ابی ہریرہ سی یعنی دیر کرنا مالدار کا ادای  
 قرض میں ظلم ہی ایک جنازہ آگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 لایا گیا پوچھا آپ کی کیا اسپر کسی کا قرض ہی کہا لوگون فی نہیں  
 اپنی اوپر نماز پڑھی اور ایک جنازہ آیا پوچھا کہ اسپر کسی کا قرض  
 ہی کہا لوگون فی ہی پوچھا کچھ مال چھوڑا ہی کہا لوگون فی ہاں  
 تین دینار آپ فی اوپر نماز پڑھی تیسرا جنازہ آیا پوچھا اسپر کسی کا  
 قرض ہی کہا لوگون فی ہاں تین دینار پوچھا کچھ مال چھوڑا کہا لوگون  
 فی نہیں فرمایا تم اسپر نماز پڑھو یعنی میں نہیں پڑھتا تم پڑھو اب وقتاؤ  
 فی کہا یا رسول اللہ اسکا قرض یعنی اپنی اوپر لیا آپ نماز اسکی پڑھیں

تاکید ادای قرض

اوس وقت اپنی نماز پڑھتی تھی بخاری فی مسلم بن الحنفی روایت کی اور  
 بنوئی فی شرح السنہ میں ابی سعید خدری ہی روایت کی کہ ایک  
 جنازہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اس پر قرض ہی  
 کہا لوگوں نے ہاں پوچھا حضرت نے کہ موافق ادای قرض کی مال  
 چوڑا ہی کہا نہیں فرمایا آپ نے کہ تم اس کی پڑ ہو حضرت علیؓ نے کہا  
 کہ اوسکا قرض میں نے اپنی زمی لیا اوس وقت اپنی نماز پڑھتی اور  
 فرمایا علیؓ کو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو بندسی ہائی دیوی جیسی تو نے اپنی  
 بار کو بندسی ہائی دی مسلم نے ابی قتادہؓ سے روایت کی کہ ایک مرد  
 نے کہا یا رسول اللہ اوس حال میں کہ جنگ کفار پر ہو نہ مینی کیا ہو  
 اور پیٹھ ندی ہو تو کیا اللہ تعالیٰ گناہ میری بخشش کا فرمایا ہاں مگر قرض  
 اس طرح جبریلؑ نے مجھ کو کہا اور واسطی ادای ہر کی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی  
 وَأَوْفُوا الصَّدَقَاتِ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ عِزَّةً تَغْنِي عَنِ الْغَنَىٰ وَهَرَاوَنَ كُنْ خَوْشٍ رُبِّي  
 سی یا مال طلال سی بی شہرہ مابینا بردیانت کی اور فرمایا اعطوا اہل الجیب  
 اُجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْفِيَ عَنْكُمْ رُوَاہِیْتِ کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن مسعودؓ  
 اور ابو بکرؓ نے ابی ہریرہؓ اور طبرانی نے جابرؓ اور حاکم اور ترمذی  
 فی النسائی یعنی مزدور کو دے و مزدوری اس کی پہلی اسکی کہ نہ سو کہی سنیا  
 اوسکا اور فرمایا حضرت نے اِذَا دَاخَلَ الْبَيْتَ فَاكْفُتْهُ اِلَىٰ فِرَاشِهِ فَاَتَتْهُ بِهَا غَضَبًا

لَعَنَهُ اللَّهُ لَكُلِّ حَتَّى يُصَيِّرَ بَابَ كَيْسِ بْنِ جَعْفَرٍ وَسَلِمَ بْنَ أَبِي سَرْبَرَةَ سَيِّئًا  
 جب مردانی بی بی کو اپنی بیوی پر بلاوی اور وہ انکار کرنی پر برخفا  
 ہو کر سورہی تو فرشتی صبح تک اس عورت پر لعنت کرتی ہیں فرمایا  
 اللَّهُ تَعَالَى فِي إِنْ اللَّهَ بِأَمْرِكَ أَنْ تُؤَدَّ وَأَكْ مَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا لَعَنِي  
 اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ پونجا دو امانتوں کو اونکی مالکوں کی نظر  
 فصل اگر کوئی ارادہ قرض ادا کرے یا کرے کہتا ہو اور اسکو پیسہ نہ ہو  
 اور مر جاوی تو اسید ہی کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں قرض خواہ اوکی کو  
 راضی کر دی اور اسکو ہشت میں لپچاوی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْ تَدَايَنَ بَيْنَ بَيْنٍ وَفِي نَفْسِهِ وَقَاءَهُ تَقَرَّ مَاتَ تَجَاوَزَ  
 اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ ضَى عَرِيَّةً بِأَسْأَمَ وَمَنْ تَدَايَنَ بَيْنَ بَيْنٍ وَلَيْسَ فِي نَفْسِهِ  
 وَقَاءَهُ تَقَرَّ مَاتَ أَفْتَضَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِعَرِيَّةٍ مُدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَأَيْتَ  
 کیا اسکو حاکم فی ابی امامہ سی یعنی جو کوئی معاملہ کرنی اور قرض او سپر  
 لازم ہو اور وہ ارادہ ادا کرنی او سیکار کرتا ہو اور مر جاوی اللہ تعالیٰ  
 اسکو بخشے گا اور قرض خواہ اوکی کو راضی کرے گا اور جو کوئی معاملہ کرنی  
 اور قرض دے ہو اور نہایت ادا کی نہ کرتا ہو عوفی دلاوے گا اللہ تعالیٰ قرض خواہ  
 اوکی کو روز قیامت کی اور طہرائی اور حاکم فی ابی امامہ سی باندہ اسکی  
 روایت کی ہی ساندہ اس عبارت کی مَنْ أَوْحَادٌ مَيَّا وَهُوَ يَبْنُوِي أَنْ ۖ

۱۱۱  
 فاضل



يُؤْتِيهِ مَوَاقَاتٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَقَامُ الْقِيَمَةُ إِنِّي لَأُخَذُ بِعَبْدِي مُحَمَّدٍ  
 فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُجْعَلُ فِي حَسَنَاتِ الْآخِرَةِ فَإِنْ كُنْتُمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ  
 أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ الْآخِرِ فَيُجْعَلُ عَلَيْهِ لِيَعْنِي چو کوئی مر جاوی اور از او  
 ادای قرض کا نہ کرتا ہو فراویگا اسد تعالیٰ کہ میں بندے ہی کا حق ہے  
 سی لوگاپہر نیکیاں قرضدار کی قرضخواہ کو دلائی جاو نیکی اور جو نیکیاں  
 نہوں کی تو بدیان قرضخواہ کی قرضدار پر رکھی جاو نیکی اور پھر ان کی  
 ابن عمر سی وایت کی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 دو قسم ہیں یعنی قرضدار اول وہ کہ مر جاوی اور نیت ادای قرض کی  
 کرتا ہو سو میں دلی وسکا ہوں یعنی او سکونجھناؤن گا اور اسد تعالیٰ  
 سی قرض اوکا اوکا ونگا اور دوسرا وہ کہ مر جاوی اور نیت ادای قرض  
 نہ کرتا ہو پکڑا جاوے گا حساب و سکی سی اور اسدن و پیہ شرفی نہیں ہی  
 اریون ہی ابن عمر سی آنحضرت سی وایت کی ہی فصل او حقون البنا  
 کہ سب اوکا گناہ ہی جیسی مارڈالنا آدمی کا یا کٹ ڈالنا عضو کا  
 بالی لینا مال بہ زبردستی یا چوری کرنا یا خیانت کرنا یا کسی بی ایمنی  
 کرنی اور گالی دینی اور مانند اسکی یا غیبت کرنی اور کرنا ان مشقین کا  
 پھر اگر مال کا اور راضی کرنا منظریم کا ہی بی راضی کرنی مستلزم کہ  
 مرزش اور مغفرت پہنچانے کرنی ایسی حقون کی نہیں ہو سکتی تاہذا

حقیقۃً البنا کہ گناہ کا گناہ  
 حقیقۃً البنا کہ گناہ کا گناہ

فرمایا حضرت فی الدعا وین ثلثه فدیوان لا یجوز الله به شیئا  
 ودیوان لا یترک الله منه شیئ کودیوان لا یغفر الله آما الذی یوان الد  
 لا یغفر الله فالشیرک واما الذی یوان الذی لا یجوز الله به شیئا  
 فظلم العبد نفسه فیما بینة و بین ربهم من صوم ترکہ  
 او صلوة ترکہ ا فان الله تبارک و تعالی یغفر ذلک و تجاوز لمن یشاء  
 و اما الذی یوان الذی لا یترک الله منه شیئ فظلم العبد  
 بعضهم بعضا کالقصاص لافحالة روایت کیا اسکو کامل و جامع  
 فی عائشہ یعنی اعمال نامی تین قسم کی ہیں ایک وہ ہے کہ اسد تعالیٰ  
 اسکو کچھ نہیں گنتا اور دوسرا وہ ہے کہ اس سے کچھ چھوڑ دیا گیا اور تیسرا  
 وہ ہے کہ اسکو ہرگز نہیں بخشتا پھر وہ نامہ کہ اسکو ہرگز نہیں بخشتا  
 وہ شرک ہی اور وہ نامہ کہ اسکو کچھ نہیں گنتا وہ ظلم بندی کا ہی  
 اپنی جان پر ساتھ ترک کرنی حقون اسد تعالیٰ کی شرک کرنی نماز  
 اور روزہ اور مانند روکی ہی سو اسد تعالیٰ بخشا ہی اسکو واسطی کی  
 چاہتا ہی اور یہ روکی لٹی ہی جو قصد ترک مکرری یا سلسلی حدیث صحیح  
 مسلم میں وارد ہی بین العبد بین الکفر ترک الصلوة یعنی  
 ملانی والی چیز در میان بندہ اور کفر کی ترک نماز کا ہی اور جامع حدیث  
 ہی من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر جہارا یعنی جو کوئی ترک کر

نماز کو قصد آپس وہ کافر ہی ظاہر اور وہ نامہ کہ اس سے کچھ نہیں چھوڑتا  
 وہ ظلم بند و نکاہی ایک کا دوسری پر اس میں عوض اور قصاص ہوگا  
 البتہ اور طہرائی اور مانند انکی سلمان سے اور بنی یون ہی اس  
 روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہ جو کوئی ہو  
 نزدیک اسکی مظلمہ واسطی بہائی اپنی کی چاہی کہ دنیا ہی میں اس  
 سے بخشو الی کہ دن قیامت میں نہ اشر فی ہی نہ روپیہ جو ظالم کی  
 پاس نیک عمل ہوگا بقدر ظلم کی تو وہ نیک عمل اسکا لیکر مظلوم کو  
 دیا جاوے گا اور جو نیک عمل ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوٹھا کر ظالم پر  
 کسی جاوے گی روایت کیا اسکو بخاری فی ابی ہریرہ سے اور مسلم اور ترمذی  
 ابی ہریرہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی صحابہ سے پوچھا کہ مفلس کون ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ مفلس  
 وہ ہوتا ہے جو مال و متاع نہ رکھتا ہو حضرت ثانی فرمایا کہ مفلس است  
 میری ہی وہ کوئی ہوگا کہ روز قیامت میں حاضر ہوگا ساتھ نماز روز  
 اور زکات کی لیکن کسی کو گالی دی ہو اور کسی کو تہمت زنا کی لگائی ہو  
 اور کسی کا مال کھا گیا ہو اور کسی کا خون کیا ہو اور کسی کا راجہ بچھڑ  
 بیٹھا یا جاوے گا اور بہ لایا جاوے گا اس سے ہر ایک شخص نیکیاں اسکی  
 لی لیوے گا پھر جب نیکیوں اسکی سے کچھ باقی نہ رہی اور تمام حقوق کہ اسکی

ذمی پر ہوی ہون اور انہوی ہون تو لمبی جاوین گناہ مظلوموں کی  
 اور اوپر رکھی جاوین پھر وہ دو رخ میں ڈالا جاوی اور فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فی ما میں ترحل یضرب عندہ الا قتید صیغہ  
 یوم القیامۃ روایت کیا اسکو بزار اور طبرانی فی عماری و ابی ہریرہ  
 سی مانند اسکی یعنی کوئی مرد نہ ہو دی کہ مارا ہو غلام اپنی کو مگر یہ کہ عونا  
 لیا جاوے گا اوس ہی روز قیامت کی اور سیطرح حاکم فی سلیمان اور حد  
 اور ابن مسعود وغیرہم سی وایت کی اور سیطرح طبرانی فی ابی امامہ اور  
 ابی ہریرہ اور انس سی وایت کی اور بہنادی ابراہیم مخفی سی وایت  
 کی کہ کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین کی کہتی تھی کہ اگر ایک مرنے  
 ایک مرد کو کہا ائی کئی یا اسی سور یا ائی گدہی اللہ تعالیٰ روز قیامت  
 کی پوچھی گا کہ تونی دیکھا تھا کہ میں نے اوسکو کتنا یا سور یا گدہا پیتا  
 کیا تھا فائدہ ظلم جیسی سلمان پر حرام ہی ذمی پر ہی حرام ہی کہ عہد  
 ذمی کی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ظلم کرنے ہی ذمی  
 عہد شکنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لازم آتی ہی فرمایا حضرت  
 فی من قذفت ذمیالہ حد یوم القیامۃ بسیاط میں نادر روایت کیا  
 اسکو طبرانی فی وائلہ بن الاسقع سی یعنی جو کوئی تمت زنا کی کرے گا ذمی  
 اوسکو روز قیامت کی حد ماری جاوے گی آگ کی کوڑ و نسی اور فرمایا الا میں

ظَلَمَ مُعَاوِدًا وَاقْتَصَصَ مِنْ حَقِّهِ أَوْ كَلَفَهُ قُوَّةَ ظَلَمْتَهُ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ  
 رَشْمًا بَعِيْرًا طَيِّبَ نَفْسِهِ فَأَنَا حُجَّجُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَيْعْنِي خَيْرًا وَارْهَوْجِي  
 كَوْنِي ظَالِمًا كَرِيْمًا ذَمِّي بِرِيَالِكُمْ كَرِيْمًا حَقَّ اَوْسَلِي سِي يَاتُ كَلِيفٌ دِيكََا اَوْ سَكُو زِيَادَه  
 طَاقَتِ اَوْ سَكَلِي سِي يَالِي اَوْ سِي كَوْنِي خَيْرِي رِضَا مَسْنَدِي اَوْ سَكَلِي كِي تَوْنِ  
 جَهَنَّمَ اَكْرَدَنگَا سَا تَه اَوْ سَكَلِي قِيَا سَت كِي دَن فَائِدَه جَانَنَا جَاهِي كِه كَوْنِي  
 گَنَاه هُو سَوَا شَرَك كِي جَزَا اَوْ سَكَلِي سَتْنَاهِي سِي اَكْرَجِه اَنْتَهَا اَوْ سَكَا كِشَر اَوْ شَدَه  
 هُو سَوَا مَوَافَقِ اس حَدِيث كِي وَهِي كِه حَقُّوق عِبَاد وَخَصُّوْقَا مَظَالِمِ هَرْ گَز  
 مَهْلُخْ چِه پُطُوسِي جَاوِي نِي گِي بَدَلَا اَوْ نَكَا صُورِي مَظْلُوْمُو نَكُو تَوَابِ ظَالِمُونِي  
 نِي كِي سُوْن كَا دِيَا جَاوِي گَا جَب كَوْنِي نِي كِي اَوْ نَكِي نَه رِي گِي تَب گَنَاه مَظْلُوْمُو نِي  
 ظَالِمُونِ پَر رِي كِي جَاوِي نِي گِي اَوْ اَوْ نَكُو دُورِخ مِيْنِ دَاخِل كَرِي نِي گِي بِحَرَجَب بَدَلَا بَرِي گُو  
 تَام هُو گَا اَكْرَجِه دِت طَوِيل مِيْنِ هُو اَوْ رِي سُوْنِ ظَالِمِ مَظَالِمِ سِي يَا ك  
 هُو نِي گِي اَوْ سَوَقَتِ جَنَّت مِيْنِ دَاخِل كِي جَاوِي نِي گِي سَا تَه سَبَبِ اِيْمَانِ  
 كِي كِه بَدَلَا اِيْمَانِ كَا هِمِيشَه رَهْنَا بَهْشَت كَا هِي اَسِي طَرَحِ اِمَامِ بِي قِي نِي  
 كِنَا لِي كِن شَا سَتِ مَظَالِمِ سِي كَبِي هُو تَاهِي كِه اِيْمَانِ جَا تَا رَهْتَاهِي نَفُوْ  
 بَا سَدِ مَهْنَا اَللّٰهُ تَعَالٰی صَدِّقِ وَرِ مَظَالِمِ سِي اِيْنِي پَنَاهِ مِيْنِ رِي بِي ت  
 مَبَاشِ دِرِ پُي اَزَا دِه رِه خَوَاشِي كِنِ يَكْمَكِه دِرِ شَرِيعَتِ مَآخِرِ اَز مِيْنِ گَنَاهِي نِي سَتِ  
 لَيْعْنِي شَرِيعَتِ مُحَمَّدِي مِيْنِ يَانَدِ مَظَالِمِ كِي كَوْنِي گَنَاهِ نَه مِيْنِ هِي فَائِدَه

اگر کسی ذمہ منظام ہو اور اس سے توبہ کبریٰ اور ظلم کرنی سی پرہیز  
 کری اور واپس کرنا منظام کا اور راضی نہ ملو تو اس کا مقدر اس کی  
 سی باہر ہو تو اس صورت میں امید ہی کہ اللہ تعالیٰ مدعیوں اور کسی کو  
 روز قیامت کی راضی کری اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فِي رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي جَسَيَا بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّ الْعَرْشِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَالَ  
 أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِي مِطْلَبِي مِنْ بَاطِنِي فَقَالَ اللَّهُ أَعْطِ أَخَاكَ مِطْلَبَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ لِمَ  
 يَتَّقِي مِنْ حَسَنَاتِي كَيْفِي فَقَالَ اللَّهُ كَيْفَ تَفْتَعِلُكُمْ مِنْ مِثْلِ كَيْفِي فَقَالَ يَا رَبِّ  
 لِمَ تَحِلُّ مِنْ بَاطِنِي وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِالْبُكَاءِ وَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ يَوْمٌ عَظِيمٌ يَوْمٌ مَحْتَاجُ النَّاسِ إِلَى أَنْ يُحْلَلَ  
 عَنْهُمْ أَوْزَارُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى الْجَنَانِ قَدْ  
 رَأَسَهُ فَقَالَ رَبِّ أَسْرِى مَدَائِنَ مِنْ فِطْرَةٍ مِنْ تَفْعَلَةٍ وَمِنْ ذَهَبِ  
 مَكَلَّةٍ بِاللُّؤْلُؤِ كَيْفِي بَنِي أَوْ كَيْفِي صِدِّيقِ أَوْ كَيْفِي شَهِيدِ هَذَا  
 فَقَالَ لَهُ الْعَيْنُ اعْطَى الثَّمَنَ قَالَ رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ  
 يَمْلِكُ قَالَ لَهُ قَالَ لِعَفْوِكَ مِنْ أَخِيكَ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خُذْ يَدَ أَخِيكَ فَاذْخُلْهُ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ  
 يُصْلِحُ لَكُمْ أَلْوَمِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَيْتُ كَمَا اسْمَعُكُمْ أَوْ سَمِعْتِي أَوْ

سعد بن منصور بنی انس سی یعنی و و مر و امت میری سی و دوزا تو بہشتین  
 آگی رب العزت کی چھر ایک کمی گا ای پروردگار میری منظمہ میرا بہائی  
 میری سی لی اللہ تعالیٰ دوسرے کو فرماو گیکہ وہی منظمہ بہائی اپنی کا  
 وہ کمی گا ای پروردگار کوئی نیکی میری پاس باقی نہیں ہی اللہ تعالیٰ  
 اوس منظمہ کو فرماو گیکہ کیا کر گیکہ تو نیکیوں اوسکی سی کچہ باقی نہیں  
 رہی وہ کمی گا ای پروردگار گناہ میری مجبسی و ٹھالی اور اس بات  
 سی چشم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی آنسو بہی لگی اور فرمایا  
 کہ وہ روز سخت و زہرہ گالوگ محتاج ہونگی اسکی کہ کوئی گناہ میری و ٹھا  
 اللہ تعالیٰ منظمہ کو فرماو گیکہ سر و ٹھا اور دیکہ بہشت میں چھر وہ سر  
 او ٹھا و گیکہ اور کمی گا الہی شہر دیکہتا ہوں میں چاندی کی اونچی اونچی  
 اور سونی کی بنی ہوئی جڑاؤ ساتھ ساتھ سوتیوں کی واسطی کس بنی پاکس  
 صدیق پاکس شہید کی ہونگی بی تمام شہر اللہ تعالیٰ فرماو گیکہ بی دایہ  
 اوسکی ہین جو قیمت دیوی وہ کمی گا ای پروردگار کون سی مالک استقدر  
 قیمت کا اللہ تعالیٰ فرماو گیکہ تو مالک قیمت اسکی کا ہی کمی گالشن  
 سی اللہ تعالیٰ فرماو گیکہ ساتھ ساتھ کہ بی حق اپنی کی بہائی اپنی کو  
 کمی گایا رب بخشا میں بی اوس سی اللہ تعالیٰ فرماو گیکہ پکڑ ہاتھ اسکا  
 اور بہشت میں لیجا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی فرمایا اسی لوگو

پرہیز کرد و عذاب خدا سی اور اصلاح آپس میں کرو کہ اللہ تعالیٰ روز  
 قیامت کی مسلمانوں میں ملاپ کرے اور یکا یعنی واسطی جسکی چاہی گا اور  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن قیامت کی جو ہشتی لوگ  
 بہشت میں جاؤں گی اور دوزخی لوگ یعنی کفار و دوزخ میں جاؤں گی  
 ایک چارنیوالا پکارے گا کہ اے تمام اہل منطالم آپس میں بخشہ دو جواب  
 تمہارا خدا پر ہی روایت کیا اسکو طہرانی نے انس ہی اور ایام ہانی  
 سی ماخذاوسکی امام محمد غزالی نے کہا کہ یہ حدیثیں محمول ہیں اور  
 کسی پر کہ منطالم سی توبہ کبریٰ اور آئندہ کو جو پور دی یعنی ظلم کرنا اور وہ  
 لوگ آؤ اب ہونی ہیں اللہ تعالیٰ انکی شان میں فرماتا ہی اِنَّ  
 کَانَ لَیْلًا قَابِلًا عَفُوًّا قَرِیْبًا کہ یہ تاویل خوب ہی اور حکم عام  
 نہیں ہی اگر عام ہوتا تو کوئی دوزخ میں داخل نہوتا سبوال اگر کسی نے  
 کسی پر ظلم کیا جان یا مال یا آبرو پر ظلم کو بد لالینا اوسکا جائز نہ  
 یا نہیں جواب بد لالینا مثل ظلم اوسکی کو جائز ہی اور زیادہ اس  
 حرام ہی اور نہ بد لالینا افضل اور اولی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ فی ما عُنْدَہُ  
 مِثْلُ مَا عُنْدَیْکُمْ یعنی عوض کرو اوسپر مانند اوسکی کہ اوسنی ظلم کیا ہی  
 تمپر یہ امر واسطی اباحت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فَاَنْتُمْ  
 فَعَاوِیْوْا مِثْلَ مَا عُوْیْتُ بِہٖ وَلَکِنْ صَبَرْتُمْ فَاَنْتُمْ لَیْسَ بِہٖ



وَأَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ يَتَنَبَّأُ الْكَرْخُ كَرْمٌ وَتَمَّ تَوْعُضُ كَرْمٌ  
 اوسکی کہ تمپر کیا ہی اور جو صبر کرو تو صبر بہتر ہی واسطی صبر کر نیوالو کی  
 اور صبر کرامی محمد اور بنو کا صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اور مدد اس کی اور  
 اے تعالیٰ فی وجزاء سُبَّحَ سُبَّحَ سُبَّحَ سُبَّحَ سُبَّحَ سُبَّحَ سُبَّحَ سُبَّحَ  
 فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمٍ  
 فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مَنٌّ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ  
 النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
 وَلَمَنِ صَبَرَ وَعَفَا إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ یعنی بدلہ لے لیا  
 ہی کہ مانند اوسکی ساتھ اوسکی کیا جاویں بہر جو کوئی بد لاء لی اور معاف  
 کردی اور بلاپ چاہی سو ثواب و سکا خدا پر ہی بیشک اے تعالیٰ  
 ظالمونکو دوست نہیں رکھتا یعنی دشمن رکھتا ہی اور جو کہ عوض لےو  
 بعد مظلومی اپنی کی سونہیں ہی اوپر کچھ پکڑ دینا اور آخرت میں جو  
 کوئی کہ ظلم کری لوگون پر اور فساد کری زمین میں ناحق اوزکو  
 عذاب ہی دردناک اور جو کوئی صبر کری اور بخش دی حق ظالم اپنی کا  
 بیشک یہ بہتر کامونی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اَنْتَ  
 الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَىٰ كِبَادِي مِنْهُمَا مَا لَكَ لِعِيتِدِ الْمُظْلِمُونَ  
 روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی فی ابی ہریرہ

یعنی دتخص کہ آپس میں بدگوئی کرین گناہ و دونوں کا اوپر جو سنی  
 پہلی برا کہا جب تک دوسرا زیادہ نمکری اور سی کہ پہلی نی کہاتے  
 اور فرمایا حضرت علیہ السلام فی الشَّيْطَانِ شَيْطَانَانِ يَتَخَانَدَانِ  
 وَيَتَكَادَبَانِ روایت کیا احمدی اور بخاری نی ادب میں ساتھ سند صحیح  
 کی عیاض بن حماری یعنی دتخص کہ آپس میں گالی گلوچ کرتی ہیں تو  
 شیطان ہیں آپس میں بیہودہ بکتی ہیں اور آپس میں جھڑپوتی  
 ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ لِي وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ انْفِ  
 بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الدَّيْنِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ  
 حَمِيْدٌ وَمَا يُلْقِيْهَا اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ وَمَا يُلْقِيْهَا اِلَّا ذُوْ حُظٍّ اَعْلٰی  
 وَامَّا يَنْزِعُكِ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ  
 الْعَلِیْمُ یعنی نیکی اور بدی برابر ہیں ہی متوجہ کوئی نیکی کہ کتاب ہی ہی  
 کیون اختیار کری بدی کو ساتھ نیکی کی رفع کر یعنی جو کوئی تیری ساتھ  
 بدی کری تو بدی اوکی نیکی کر اس میں ہی بدی اوکی برتر ہوگا  
 اگر اس طرح کری تو ہر جو کوئی ساتھ تیری دشمنی کرنی دست یکنک ملے  
 ہو جاوے گا اور نہ کہیر نیکی اس صفت کو مگر صابر لوگ اور نہ کہیر کا اس  
 صفت کو مگر وہ جو نزدیک خدا کی نصیبہ کامل کتاب ہی اور اگر تیری  
 دل میں دوسو سو پونہ شیطان کی طرح فتنی کہ باز کہی اس عمل ہی

تو پناہ ڈھونڈہ ساتھ خدا کی بیشک خدا سننی والا جاننی والا الہی تجھ کو  
 پناہ دیگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہیں کہ  
 مجھ کو بہوٹھا کہتی ہیں اور میری خیانت اور نافرمانی کرتی ہیں  
 اور میں ان کو مارتا ہوں اور گالی دیتا ہوں سو کیونکر ہوگا مجھ کو  
 اولیٰ فرمایا حضرت نے کہ خیانت کرنا اور جھٹلانا اور نافرمانی کرنا  
 ان کا ساتھ مار پیٹ تیری کی حساب کیا جاوے گا پھر جو مار پیٹ تیری  
 گناہ ان کی سی کم ہوگی تو تجھ کو فضیلت ہوگی اور جو مارنا پیٹنا تیرا  
 موافق گناہ اوس کے ہوگا تو برابر ہوگی اور جو مار کوٹ تیری  
 گناہ ان کی سی زیادہ ہوگی موافق زیادتی کی تھبسی عوض لیا جاوے گا  
 اوس مرونی روٹا اور شور کرنا شروع کیا فرمایا حضرت نے کیا تو نے  
 قرآن نہیں پڑھا ہی وَ نَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا  
 تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى  
 بِنَا حَاسِبِينَ یعنی رکبین گی ہم ترازو عدل کی دن قیامت کی سو  
 نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی کچھ اور جو ہوگا ظلم رائی کی دانی بھر تو لاؤ گی ہم  
 اوس کو اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والی اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ  
 کوئی بہتر چیز نہیں پاتا ہوں میں جدا کر فی ان کی سی بیشک میں تم کو  
 گواہ کرتا ہوں کہ ان کو آزاد کیا میں نے روایت کیا اس کو احمد اور

ترندی فی عائشہؓ سیٹ بدی را بدی سہل باشد چراہ اگر مری  
 اَحْسَنُ اِلٰی سُنِّ اَسَافِ تَمِیْلِ بچ خوبی خلق اور مری کی اور میت  
 تکبر کی اسد تعالیٰ فی حق میں رسول کریمؐ کی فرمایا ہی وَاِنَّكَ  
 خَلْقٌ عَظِيْمٌ یعنی بیشک تو اوپر خلق بڑی کی ہی اور فرمایا اِنَّمَا رَحْمَةُ  
 رَبِّكَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَ كُفِّرْ لَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَفَعُوْا مِنْ  
 حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَتَنَادَوْا بِمَعْرِفَتِيْ لِسَبَبِ حِمَّتِ  
 خدا کی کہ تمہیں ہی نرم ہو گیا تو واسطی لوگوں کی یعنی کریم و رحیم  
 ہوا تو اور جو تو بد خلق اور سخت دل ہوتا تو بیشک الگ ہو جاتی  
 اگر دیر سی سوخیش تو قصور اونکی اور دعای مغفرت کر تو واسطی  
 اونکی اگر کچھ قصور کریں اور ہر کام میں ساتھ اونکی مشورہ کر اور  
 اسد تعالیٰ حق میں خاصوں اپنی کی فرماتا ہی وَعِبَادُ الَّذِيْنَ  
 يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَؤُلَاءِ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامٌ  
 یعنی خاص بندے خدا کی وہ ہیں کہ چلتی ہیں زمین پر آہستہ اگر جاہل  
 لوگ ساتھ اونکی خطاب بہالت ہی کرتی ہیں تو وہ لوگ جواب میں  
 اونکی وہ بات کہتی ہیں کہ موجب سلامتی کی ہوا یدا اور گناہ ہی فرمایا  
 حضرتؐ فی جو کوئی دلائی اور نرمی سے محروم ہو سودہ ہر چیز سی  
 محروم ہوا روایت کیا اسکو سلم فی جریر سی اور فرمایا بہت پیاری

تمہیں کی نزدیک میری وہ لوگ ہیں جو اخلاق نیک کتنی ہیں وایت  
 کیا اسکو بخاری نے ابن عمر سے اور بخاری و مسلم میں ہی کہ بہت اچھا  
 تمہیں کا جو نیک خلق زیادہ تمہیں ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم فی اِنَّ الْکُفْرَ مِنْ لَدُنْ رِکْ بِحُسْنِ خُلُقِهِ وَ رَجَعَتْ  
 فَاثِمَةُ الْکَلْبِ وَ صَاحِبُ الثَّوَارِ رَوَايَتِ کیا اسکو ابو داؤد فی ترمذی مشک  
 میں پابا ہی بسبب نیک خوئی اپنی کی مرتبہ اوس کی کا جو تمام  
 رات نماز پڑھتا ہی اور دن کو روزہ رکھتا ہی اور فرمایا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بُعِثْتُ لَا تَمُوتُ حَسَنَ الْاَخْلَاقِ رَوَايَتِ  
 کیا اسکو امام مالک نے موطا میں اور روایت کیا اسکو امام احمد فی  
 ابی ہریرہ سے یعنی اوٹھایا گیا ہوں میں تاکہ تمام کرون میں خوبی  
 اخلاق کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ  
 رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَايَتِ کیا اسکو ابو نعیم حمید میں ابی ہریرہ سے حدیث  
 قدسی میں ہی الْکِبْرِيَاءُ رَدَّ اَيُّ وَالْعِظَّةُ اِذَا رِي فَمَنْ نَازَعَ عَنِّي فِي وَا  
 مِنْهُمَا فَرَمِيتُ فِي النَّارِ رَوَايَتِ کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن  
 ماجہ فی ابی ہریرہ سے اور ابن ماجہ فی ابن عباس سے اور روایت  
 کیا حاکم فی ابی ہریرہ سے الْکِبْرِيَاءُ رَدَّ اَيُّ فَمَنْ نَازَعَ عَنِّي فِي رَدَّ اَيُّ  
 قَصَصَتْهُ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کہہ یا اور تکبر خاں میری ہی

اور عظمت اور بزرگی انرا میری ہی جو کوئی کھینچ کھانچ کر گیا ہے  
 میری ان دونوں میں سے کسی ایک کو ڈالوں گا میں اسکو  
 دوزخ میں اور ایک روایت میں ہی جو کہ یاد میری کہنچی گا ہلا  
 کروں گا میں اسکو بہت دایم تر از گنج مقصود نشان ہے  
 گر مانر سیدیم تو شاید برسی ۛ رَدَّمَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مَرَّت  
 الْحِصَالِ مَا يَذُفُّهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ وَالنَّوْكَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمُتَّبِعِ  
 سُنَّتِهِ بِعَوْنِهِ تَعَالٰی ۛ

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب حقیقۃ الاسلام فارسی قاضی سنار اسیانی تہی  
 قدس سرہ کا ترجمہ اردو جسکا نام حقیقۃ الاسلام اردو ہے واسطے نفع رسانی سون  
 کے باجائز ابن التبرجہ الحرم اور یہ کہ لے حق تصنیف کے اسکا ساریہ از حوثیان  
 محمد علی نجفی ان ملک مطبع علوی و فدا دل چھاپکر شایع کی امید کہ حق مطبع علوی کا  
 کہ کے بلا اجازت کوئی صاحب نفاذ میں جیسقدر نسخہ درکار ہوں مقام لکھنؤ مطبع علوی

طلب فراوین فقط الرقوم یکم ماہ مارچ ۱۳۰۵ ھ

و اسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی  
 مطبع علوی کی ہے مطبع ثبت کی گئی فقط

